رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین

و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ممالک غیر
۷½ روپے
فی پرچہ ۲ر

جلد ۵ | ۸ تبوک ۱۳۳۵ ہش ۲ صفر ۱۳۷۶ھ ۸ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم ستمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۲ ستمبر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چند روز کے لئے جابہ تشریف لے گئے۔

احباب جماعت اپنے مقدس آقا کی صحت کے ساتھ درازی عمر کیلئے دعا کرتے رہیں۔

اخبار احمدیہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالیٰ کو روزانہ حرارت کے علاوہ دوران سر اعصابی تکلیف بھی کچھ زیادہ ہے جس کی وجہ سے بے خوابی رہتی ہے۔ حرارت کے متعلق بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ غالباً یہ پیراٹائیفائیڈ کا ہی دوسرا ہلکا حملہ ہے۔ جو بعض اوقات کئی کئی ماہ تک چلتا ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو تا حال درد نقرس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔

احباب ہر دو محترم بزرگوں کی کامل شفایابی کے لئے بالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق ایک نہایت توہین آمیز اور دل آزار کتاب

مسلمانان ہند کے لئے لمحہ فکریہ

از جناب مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے۔ ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ

ابھی رسالہ نقوش مرحبا ن اور فلم انڈیا کے زخم مسلمانوں کے قلوب پر تازہ تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک اور دل آزار کتاب کی اشاعت کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ یہ کتاب جس کا نام "ریلیجس لیڈرز" ہے۔ اور جو بھارتیہ ودیا بھون بمبئی کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ اس لئے زیادہ قابل افسوس ہے کہ جس ادارہ کے زیر اہتمام یہ کتاب شائع ہوئی ہے وہ مسٹر کے ایم منشی کی زیر نگرانی ہے مسٹر منشی نہ صرف یہ کہ یوپی اور دوسرے مقامات پر اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں اور اب بھی فائز ہیں۔ بلکہ خود بھی مشہور مصنف اور علم دوست شخصیت ہیں اور یہ باور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ حضرت سرور دو عالم فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مسلمانوں کے جذبات عقیدت سے ناواقف ہیں۔ پس یہ انتہائی غفلت ہے جو ان سے سرزد ہوئی ہے کہ ایک ایسے ادارے نے جو ان کی نگرانی میں ہے۔ یہ شر انگیز اور زہر بھری کتاب شائع کر کے مسلمانان عالم کے دل مجروح اور پاش پاش کئے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مصنفین نے اس میں نہ صرف خلاف واقعہ باتیں لکھی ہیں بلکہ حضرت سرور کائنات اور آپکی ازواج مطہرات بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ذات پر نہایت رکیک حملے کئے ہیں۔

اس زہر آلود تصنیف کے خلاف جہاں ذمہ دار مسلمان افراد اور ادارے مسلمانوں کو پر امن رہنے کی تلقین کر رہے ہیں، جہاں اس کتاب کی ضبطی اور پبلشر اور مصنف کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرنے کے لئے سرکار کی خدمت میں ریزولیوشن اور پروٹسٹ بھجوا رہے ہیں۔ لیکن یہ واقعہ پہلا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف اس سے پہلے بھی متعدد بار توہین آمیز تصانیف آزاد بھارت میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور مسلمانوں کے وقتی پروٹسٹ اور ریزولیوشن ان شر آمیز تحریرات کے ازالہ کو نہیں روک سکے۔

گو اس میں سب سے بڑی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن خود مسلمانوں کے بھی کچھ فرائض ہیں۔ اگر ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بالخصوص ہندی اور انگریزی زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحیح حالات پر مشتمل سوانح عمریاں لکھ کر غیر مسلموں میں کثرت سے شائع کی جائیں اور عوام کو حضور کے اسوۂ حسنہ سے واقف کیا جائے۔ تو ایسی بیہودہ تصانیف بہت حد تک بے اثر ہو کر رہ جائیں گی۔ اور خود غیر مسلموں کی طرف سے ان کی تردید اور مذمت ہو گی۔ اس وقت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات اور سیرت کے متعلق مستند کتب اکثر و بیشتر اردو میں ہیں جو دن بدن غیر مسلموں بلکہ مسلمانوں کی رسائی سے بھی باہر ہو رہی ہیں۔ کیونکہ اردو زبان کا استعمال دن بدن کم ہو رہا ہے۔ پس چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہندی میں جو سرکاری اور ملکی زبان ہے کثرت سے شائع کی جائیں۔ اور دوسری مشہور زبانوں میں بھی اشاعت کی جائے۔

علاوہ ازیں سیرت النبیؐ کے جلسے متواتر اور باقاعدہ سرشتہ اور قصبہ میں کئے جائیں اور ان میں صرف "مجالس مولود" کی طرح مسلمانوں کو ہی شامل نہ کیا جائے بلکہ غیر مسلموں کو بھی مدعو کیا جائے۔ بلکہ ان سے تقاریر بھی کرائی جائیں۔ ورنہ صرف ریزولیوشن پاس کر دینے سے ناموس رسول صلعم کا پورا اور مستقل تحفظ نہیں ہو سکتا۔

یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ احمدیہ جماعت ان ہر دو تجاویز پر ایک عرصہ سے عمل پیرا ہے۔ سیرت النبیؐ کے جلسوں کا انعقاد بھی ہر سال جماعت کے زیر اہتمام کیا جا رہا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کے متعلق علاوہ اردو کے انگریزی میں ایک مستند کتاب جو حضرت امام جماعت احمدیہ کی مصنفہ ہے۔ شائع کی جا چکی ہے۔ یہ کتاب حال ہی میں شائع کی گئی ہے ورنہ اس سے پہلے متعدد زبانوں میں سیرت کی کتابیں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں) ہندی میں بھی اس کا ترجمہ زیر طبع ہے ہم تمام مسلمانوں سے بالعموم اور احمدی احباب سے بالخصوص درخواست کرتے ہیں کہ ان کتب کی اشاعت میں حصہ

قادیان میں جماعت احمدیہ کا پینسٹھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء منعقد ہو رہا ہے۔

احباب خود بھی تشریف لائیں۔ اور دیگر احباب کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بھارت کی جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کیلئے

الحمد للہ کہ اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی منافقانہ کارروائیوں کا بھارت کی کسی جماعت پر اثر نہیں۔ تاہم الحمد للہ نیز مومن کے لئے ہوشیار اور چوکس رہنا ضروری ہے تاکہ کوئی چور اور ڈاکو اس کے ایمان کے خانہ میں نقب لگا سکے۔ سو تمام افراد دعائیں کرتے ہوئے ہوشیار رہیں اور خصوصاً عہدہ دار زیادہ توجہ رکھیں۔ اور مرکز کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہیں۔ اور تمام سیکرٹریان اور عامہ اپنی ماہوار رپورٹوں میں بھی اس فتنہ کے تعلق میں جماعت کی حالت کا خاص طور پر ذکر کیا کریں۔ اللہ تعالےٰ تمام جماعت کو اس شر سے محفوظ رکھے اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر شر سے مامون رکھے۔

ناظر امور عامہ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ... پرنٹنگ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

اور

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا اخلاص نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فتنہ پرداز لوگ عزیزم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب پر اور ان کے خاندان پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر چوہدری صاحب کی خصوصاً اور ان کے خاندان کی عموماً خدمات ایسی شاندار ہیں کہ مجھے یا کسی اور کو ان بارے میں لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن ہر احمدی چونکہ نہ چوہدری صاحب سے پوری طرح واقف ہے۔ نہ ان کے خاندان سے۔ اور چونکہ ایک مخلص دوست نے کراچی سے لکھا ہے کہ چوہدری صاحب کے بارے میں جلدی اعلان ہو جانا چاہیئے تھا۔ دیر ہو جانے کی وجہ سے بعض لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے میں چوہدری صاحب کا خط بادلِ نخواستہ الفضل میں شائع کرتا ہوں۔ بادلِ نخواستہ اس لئے کہ چوہدری صاحب اور ان کے والد صاحب مرحوم کی قربانیاں خلافت کے بارے میں ایسی ہیں کہ ان کی برأت کا اعلان خواہ انہی کی قلم سے ہی ہو مجھ پر گراں گزرتا تھا لیکن دشمن چونکہ اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آیا ہے اور جھوٹ اور سچ میں تمیز کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں اس لئے میں چوہدری صاحب کا خط الفضل میں شائع کرواتا ہوں جن لوگوں کے دل میں منافقوں کے جھوٹے پروپیگنڈے کی وجہ سے چوہدری صاحب کے بارے میں کوئی شک یا تردد پیدا ہوا تھا وہ استغفار کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ چوہدری صاحب کا یہ شکوہ بجا ہے کہ کیوں نہ میں نے عہدِ وفاداری کے طلب کرتے ہی خود اپنی طرف سے لکھ دیا کہ میں چوہدری صاحب کے پوچھے بغیر ہی ان کی وفاداری کا اعلان کرتا ہوں بے شک ان کا حق یہی تھا کہ میں ان کی طرف سے ایسا اعلان کر دیتا۔ لیکن منافق دشمن اس پر یہ پروپیگنڈا کرتا کہ دیکھو چوہدری صاحب اتنے دور بیٹھے ہیں۔ پھر بھی یہ شخص جھوٹ بول کر ان کے منہ میں انکے منہ میں الفاظ ڈال رہا ہے۔ اور ہم لوگ اس جھوٹ کا جواب دینے کی مشکل میں مبتلا ہو جاتے۔ چوہدری صاحب دور بیٹھے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ اس وقت جس دشمن سے ہمارا واسطہ پڑا ہے وہ کتنا جھوٹا ہے۔ ہزاروں ہزار آدمیوں کی طرف سے وفاداری کا اعلان ہو رہا ہے مگر نوائے پاکستان یہی لکھے جا رہا ہے کہ ہمیں معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ مرزا محمود کی جماعت زیادہ سے زیادہ متحد ہوتی جا رہی ہے کہ ان کے خلاف عدمِ اعتماد کا ووٹ پیش کرے۔ پس چوہدری صاحب کا اپنا خط چھپنا ہی مناسب تھا۔ اس خط سے جتنے دشمن کے دانت کھٹے ہوں گے میرے اعلان سے اتنے کھٹے نہ ہوتے بلکہ وہ یہ شور مچاتا کہ اپنے پاس سے بنا کر جھوٹے اعلان کر رہے ہیں۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۲۲-۸-۵۶

نقل خط چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب

ہیگ ۱۶ر اگست سنہ ۱۹۵۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا وامامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہاں الفضل کے پرچے ہوائی ڈاک سے ہفتہ میں ایک بار پہنچتے ہیں۔ ابھی ابھی ۳۱ر جولائی لغایت ۵ر اگست کے پرچے ملے۔ ۴ر اگست کے پرچہ (باقی صفحہ ۸)

تضمین بر کلام حضرت خواجہ حافظ شیرازی رح

(از جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم وتربیت قادیان)

مرا عہدیست با جاناں کہ تا جاں در بدن دارم

ہوا داری کویش را چو جانِ خویشتن دارم

خلافت حقہ موعودہ کے ساتھ جو عقیدت و محبت جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کو ہے اس کا اظہار حضرت حافظ شیرازی کے کلام پر تضمین کرتے ہوئے مکرم حکیم صاحب موصوف نے کیا ہے۔ یہ شکریہ کے ساتھ ہدیۂ ناظرین ہے۔ (ادارہ)

چو من زندہ خدائے ذوالجلال و ذوالمنن دارم | چرا خوف و ہراس از دشمنانِ پُرفتن دارم
خلافت دارم محمود و موعود زمن دارم | "مرا عہدیست با جاناں کہ تا جاں در بدن دارم

ہوا داری کویش را چوں خویشتن دارم"

مرا بخشیدہ آں حسنِ ازل یک مرشدِ کامل | بدستش کردہ ام بیع عقل و ہم ایمان جان و دل
حریفاں می نہند نامم مراگم کردہ منزل | "بکام آرزوے دل چو دارم خلوتے حاصل

چہ فکر از خبث بدگویاں میاں انجمن دارم"

الا اے منکرِ آیاتِ استخلاف قرآنی | خلافت شوکتے دارد و تمکین مسلمانی
بنامش می بلرزد دیو و ہم ایوانِ شیطانی | "سزد کز خاتمِ لعلش زنم لافِ سلیمانی

چو اسمِ اعظمم باشد چہ باک از اہرمن دارم"

ہمہ بدخواہ بئس القرین را ہم قریں سازند | بحیلہ و فریب و مکر اینہا را چنیں سازند
کہ تا حبل المتیں را بشکنند و ہم ہمیں سازند | "گرم صد لشکر از خوباں بقصدِ دل کمیں سازند

بحمد اللہ والمنہ بتِ لشکر شکن دارم"

عروجِ دین خواہی بر دنیا مقدم کن | بیا در لشکرِ محمود جہد و سعی باہم کن
وگرنہ راہ خاموشی و صبر پیہم کن | "خدا را اے رقیب امشب زمانے دیدہ برہم کن

کہ من با لعل خاموشش نہانی صد سخن دارم"

الٰہی دار مینائے خلافت تا ابد باقی | "جہاں پیر است ایں شیشہ بہ شفافی و براقی"
خوشا آنکس درین بزم آید و با ما شود لاقی | "شرابِ خوشگوارم ہست و یارم مہرباں ساقی

ندارد ہیچکس یارے چنیں یارے کہ من دارم"

غلامم با خلافت بستہ دامانم بحمد اللہ | درین حصنِ حصیں با امن و آرامم بحمد اللہ
فضائے آتشیں است گرچہ شادانم بحمد للہ | "چو در گلزارِ اقبالش خرامانم بحمد اللہ

نہ میلِ لالہ و نسریں نہ برگِ یاسمن دارم"

ضروری اعلان برائے زائرین قادیان

بہت سے پاکستانی احباب قادیان آتے رہتے ہیں جن کے متعلق نہ تو قبل از وقت دفتر حفاظت مرکز ربوہ کو کوئی اطلاع موصول ہوتی ہے۔ اسلئے آئندہ جو پاکستانی دوست قادیان آنا چاہیں انہیں قبل از وقت دفتر حفاظت مرکز ربوہ سے اجازت حاصل کرنی ضروری ہوگی۔ امید ہے پاکستانی احباب اس ہدایت کی تعمیل فرمائیں گے۔

ناظر امور عامہ قادیان

ایک افسوس ناک حادثہ

گذشتہ ہفتہ کے روز آدھی رات کو محبوب نگر دکن کے قریب جاری ریل گاڑی کو ایک خوفناک حادثہ آیا جبکہ ندی پر سے گذرتے ہوئے اس کا پل ٹوٹ گیا اور انجن کا پچھلا حصہ اور چند ڈبے ندی میں گر گئے اور ۱۱۶ جانیں تلف ہونیکی خبریں شائع ہو چکی ہیں۔ حیدر آباد دکن سے آمدہ اطلاع سے اس افسوسناک خبر کا بھی علم ہوا ہے کہ اس حادثہ کا شکار ہونے والوں میں سے جماعت احمدیہ اڈگور کے پریذیڈنٹ جناب سیٹھ محمد علی صاحب ۲ بھی تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کے ترجمہ کا عظیم الشان کام مکمل ہو گیا الحمد للہ علیٰ ذالک

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے بیماری کے باوجود تھوڑے سے عرصہ میں ہی مجھے یہ اہم کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی

مستحکم دلائل اور اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانات کو دیکھ کر ایمان لانے والوں کو کوئی ابتلا متزلزل نہیں کر سکتا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۲۴ اگست ۱۹۵۶ء بمقام جابہ

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی ان آیات کی تلاوت فرمائی کہ یا ایہا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ۔ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین ۔ ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطرا ورئاء الناس ویصدون عن سبیل اللہ واللہ بما یعملون محیط (انفال ع ۶)

اس کے بعد فرمایا۔

سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جابہ کے قیام کی بڑی وجہ یہ تھی کہ

قرآن شریف کا ترجمہ

کرنے کی مجھے توفیق مل جائے۔ سو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج ہم اٹھائیسویں پارے کے آخر پر ہیں۔ (چنانچہ ۲۵ راگست کی شام تک خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف کا سارا ترجمہ ختم ہو گیا ہے۔) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض نوٹوں اور بعض حوالوں کے لئے ابھی اور بھی کچھ وقت لگے گا۔ مگر تین چار مہینے کے اندر اندر سارے قرآن شریف کا ترجمہ ہونا الٰہی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

مجھے یاد ہے

جب ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی گئے تو خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب ڈپٹی نذیر احمد صاحب مترجم قرآن کو بھی ملنے گئے۔ انہوں نے آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا کہ ڈپٹی صاحب نے اپنے ارد گرد کاغذوں کا ایک بڑا ڈھیر لگا رکھا تھا۔ ایک مولوی بھی انہوں نے ملازم رکھا ہوا تھا۔ اور خود بھی انہیں عربی زبان سے کچھ واقفیت تھی۔ پھر وہ کہنے لگے میں نے بڑی کتابیں لکھی ہیں مگر ساری کتابیں ملا کر بھی مجھے اتنی مشکل پیش نہیں آئی جتنی مشکل مجھے قرآن کریم کے ترجمہ میں پیش آئی ہے۔ چنانچہ دیکھئے میں نے ردّی کاغذوں کا ڈھیر لگا رکھا ہے۔ لکھتا ہوں اور پھاڑتا ہوں۔ لکھتا ہوں اور پھاڑتا ہوں۔ چنانچہ سات سال انہیں اس ترجمہ کے مکمل کرنے میں لگے مگر میں نے یہ ترجمہ خدا تعالیٰ کے فضل سے

بہت تھوڑے عرصہ میں

کر لیا۔ پہلے آٹھ پاروں یعنی سورۂ انعام کے آخر تک کا ترجمہ پہلے ہو چکا تھا۔ اور سورۂ یونس سے کہف تک کا ترجمہ ۱۹۴۰ء-۱۹۳۶ء میں ہوا اور آخری پارے کا ترجمہ پچھلے آٹھ دس سالوں میں ہوتا رہا۔ پہلے آٹھ سیپاروں میں سے سورۂ مائدہ کی چند آیتیں جو قرآن کریم کی مشکل ترین آیات میں سے ہیں اور اسی طرح سورۂ انعام کی چند آیتیں رہتی تھیں اسی طرح سورۂ اعراف انفال اور سورہ توبہ کا ترجمہ اور آخری چودہ پارے باقی تھے۔ گویا قریباً سترہ پاروں کا ترجمہ ابھی رہتا تھا۔

ہم ۲۲ راپریل کو ربوہ سے مری گئے تھے پہلے آخری پارہ کی چند سورتیں باقی تھیں۔ ان کی ہم تفسیر کرتے رہے۔ اس کے بعد

ترجمہ کا کام جون میں شروع ہوا

اور اب اگست کا آخر ہے۔ بیچ میں دس دن بخار بھی چڑھتا رہا۔ اور قریباً دس دن مری سے جابہ اور پھر جابہ سے مری اور پھر مری سے ربوہ اور ربوہ سے مری آنے جانے میں لگے۔ اور اس طرح دو مہینے اور کچھ دن رہ جاتے ہیں جن میں سارے قرآن کریم کے ترجمہ کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے ختم ہو گیا۔ اس ترجمہ کے متعلق لوگوں کی رائے کا تو اس وقت پتہ لگے گا جب یہ ترجمہ چھپے گا لیکن میری رائے یہ ہے کہ اس وقت تک قرآن کریم کے جتنے ترجمے ہو چکے ہیں ان میں سے کسی ترجمہ میں بھی اردو محاورے اور عربی محاورے کا اتنا خیال نہیں رکھا گیا جتنا اس میں رکھا گیا ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنے تھوڑے عرصہ میں

ایسا عظیم الشان کام

سرانجام دینے کی مجھے توفیق عطا فرمادی۔ ورنہ مجھ پر وہ زمانہ گزر رہا تھا جب بعض نوجوانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ خلیفہ اب بڈھا ہو گیا ہے اور وہ معزول کئے جانے کے قابل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بڈھے اور کمزور انسان سے وہ عظیم الشان کام کروا لیا جو بڑے بڑے طاقتور بھی نہ کر سکے گزشتہ تیرہ سو سال میں بڑے بڑے قوی نوجوان گزرے ہیں مگر جو کام اللہ تعالیٰ نے مجھے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے اس کی ان میں سے کسی کو بھی توفیق نہیں ملی۔ درحقیقت

یہ کام خدا کا ہے

اور وہ جس سے چاہتا ہے کروا لیتا ہے۔ چنانچہ اس نے یہ کام اس شخص سے کروا لیا جس کے متعلق جماعت میں سے بعض منافقین نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ اب یہ ضعیف اور بڈھا ہے اسے کام سے الگ کر کے بٹھا دینا چاہیئے۔ یا اسے دو نائب دے دینے چاہئیں۔ خود یہ کام کرنے کے قابل نہیں یہ دوسری توجیہہ امریکہ سے آئی ہے چنانچہ وہاں سے رپورٹ پہونچی ہے کہ جب عبدالمنان سے کہا گیا کہ تمہارے بھائی نے یہ الفاظ کہے ہیں تو اس نے کہا کہ میرے بھائی کا تو یہ مطلب تھا کہ چونکہ خلیفۂ وقت کمزور اور بوڑھے ہو چکے ہیں اسلئے اب انہیں دو مددگار دے دینے چاہئیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ عبدالمنان ہمارے پاس جتنی دیر بیٹھا رہا یہی بحث کرتا رہا اور عبدالوہاب سے الزام دور کرنے کی کوشش میں

نئی نئی تشریحیں کرتا رہا

وہ خط اس وقت میرے سامنے نہیں مگر اس کا مفہوم یہی تھا جب وہ چھپ جائیگا تو دوسرے لوگ بھی اسے پڑھ لیں گے۔

یہ آیتیں جو میں نے ابھی پڑھی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ ہمیں ایک زبردست نصیحت کرتا ہے فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون (انفال ع ۶) اے مومنو دنیا میں انسان کو مختلف مقابلے پیش آتے رہتے ہیں کوئی مقابلہ بڑا ہوتا ہے اور کوئی چھوٹا ہوتا ہے۔ کسی مقابلہ کے وقت انسان قائم رہتا ہے اور کسی مقابلہ کے وقت پہلے ہی اپنا دل چھوڑ بیٹھتا ہے۔ مگر مومن کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب وہ کسی جنگ میں جاتا ہے خواہ وہ ظاہری جنگ ہو یا علوم کی جنگ ہو تو محض خدا کیلئے جاتا ہے اور جب وہ خدا کیلئے جاتا ہے تو اپنا دل چھوڑتا نہیں بلکہ دشمن کے مقابلہ میں پوری مضبوطی سے قائم رہتا ہے۔ چونکہ تمہارا طریق یہ ہے کہ تم بحث بھی خدا کیلئے کرتے ہو اور دینی باتیں بھی خدا کیلئے کرتے ہو تبلیغ بھی خدا کیلئے کرتے ہو اس لئے تم مضبوطی سے اپنی جگہ پر قائم رہا کرو۔ اور یاد رکھو کہ اگر تم خدا کیلئے ہر تکلیف کو برداشت کرو گے تو خدا یہ کب برداشت کر سکتا ہے کہ تم اسکی طرف سے بحث کرتے جاؤ اور وہ تمہیں ہرا دے۔

آج کل ہماری جماعت میں منافقین کا جو فتنہ اٹھا ہوا ہے یہ نصیحت اس پر بھی چسپاں ہوتی ہے۔ اور ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کو اپنے سامنے رکھے کہ فاثبتوا یعنی اے مومنو جب تم دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو تو ثابت قدم رہو ڈگمگاؤ نہیں اسلئے کہ مومن کہتے ہی اسے ہیں جو سچے دلائل سے دین مانتا ہو

قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے کہ تو لوگوں سے کہدے کہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی (یوسف ع ۱۲) میں نے اور میرے متبعین نے جن باتوں کو مانا ہے انہیں دلیل سے مانا ہے اور جو شخص کسی بات کو دلیل سے مانتا ہو اسے کون دھوکا دے سکتا ہے مثلاً ایک اندھا سورج کو اسلئے مانتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں سورج موجود ہے یا وہ سورج کو اسلئے مانتا ہے کہ اسے دھوپ محسوس ہوتی ہے اور اسے خیال آتا ہے کہ کوئی سورج بھی ہو گا لیکن بینا اسلئے مانتا ہے کہ اس نے خود سورج کو دیکھا ہے اب خواہ کوئی کتنی ہی دلیلیں دے کہ سورج کوئی نہیں کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی آنکھوں والا شخص سورج کا انکار کر دے۔

ہمارے منشی اروڑے خاں صاحبؓ

جو کپورتھلہ کے رہنے والے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت پرانے مخلصوں اور آپؑ کے عاشقوں میں سے تھے انہوں نے مجھے خود سنایا کہ ایک دفعہ ہمارے علاقہ میں

مولوی ثناء اللہ صاحب

آگئے۔ میرے بعض دوست میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آج کل بڑا عمدہ موقعہ ہے مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں آپ بھی چلیں اور ان کی کچھ باتیں سن لیں وہ کہنے لگے میں نے پہلے تو انکار کیا مگر وہ اصرار کرتے چلے گئے۔ اور آخر ان کے اصرار پر میں مولوی صاحب کے پاس چلا گیا مولوی صاحب آدھ گھنٹہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف دلیلیں دیتے رہے جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے کہا مولوی صاحب آپ بیکار گلا پھاڑ رہے ہیں آپ دلیلیں دے رہے ہیں۔ اور میں نے

مرزا صاحبؑ کا منہ دیکھا ہوا ہے

ان کا منہ دیکھنے کے بعد میں ان کو جھوٹا کہہ ہی نہیں سکتا آپ خواہ رات اور دن دلیلیں دیتے رہیں آپ کی ان دلیلوں کا اثر مجھ پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ کی باتیں سب سنی سنائی ہیں اور میری دیکھی ہوئی ہیں۔ میں نے جس شخص کے متعلق تجربہ کر لیا ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بول سکتا اگر اس کے متعلق آپ لاکھ دلیلیں بھی دینگے تو میں

آپ کو ہی جھوٹا کہے گا۔ انہیں جھوٹا نہیں کہہ سکتا یہی بات اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے۔ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا اے مومنو جب دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو تو اگر تم نے دلیل سے مانا تھا تو تمہارے لئے گھبرانے کی کونسی بات ہے۔

میں نے دیکھا ہے

کئی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خواب دیکھ کر ایمان لائے تھے۔ اب اگر کوئی شخص کسی مولوی کی تقریر سن کر آپ کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ خود اپنے عمل سے اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ وہ شیطان کا چیلا تھا جس نے اسے غلط راستہ پر چلا دیا۔ اسی طرح ہماری جماعت میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو خوابیں دیکھ کر میری بیعت میں شامل ہوئے۔ اب اگر کوئی شخص کسی نالائق بھکاری اور فقیر کی باتیں سن کر دھوکا میں آجاتا ہے یا اسلئے دھوکہ میں آجاتا ہے کہ خلیفہ اولؓ کا بیٹا ایسا کہہ رہا ہے تو ہر انسان اسے کہیگا کہ اے بیوقوف کیا تجھ کو خدا نے نہیں کہا تھا کہ یہ شخص سچا ہے اے بیوقوف اگر صداقت وہی ہے جس کا تو اب اظہار کر رہا ہے تو تو نے اپنی خواب کیوں شائع کرائی تھی۔ اے کذاب جب تو نے مجھے یا الفضل والوں کو خواب بھجوائی تھی تو صرف اسلئے بھجوائی تھی کہ تجھے یقین تھا کہ یہ خواب تجھے خدا نے دکھلائی ہے۔ اے کذاب اب تو اپنے خدا کو جھوٹا کہتا ہے۔ اور

خلیفۂ اولؓ کی اولاد

کو سچا سمجھتا ہے۔ خلیفۂ اولؓ تو خود خدا کے غلام تھے تجھے شرم نہیں آتی کہ تو خدا کے مقابلہ میں کس کو پیش کر رہا ہے۔ خدا کے مقابلہ میں تو مرزا صاحبؑ کی بھی کوئی حیثیت نہیں خدا کے مقابلہ میں تو نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر وہ خواب خدا کی طرف سے تھی تو اے نالائق تو اب اسے رد کیوں کرنے لگا ہے۔ اور کیوں اپنے خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرنے لگا ہے مجھے خوب یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے ہماری جماعت میں

تین قسم کے آدمی

پائے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جنہوں نے مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) کی وجہ سے مجھے مانا ہے وہ مولوی صاحب سے عقیدت رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ مولوی صاحب احمدی ہو گئے ہیں تو وہ بھی احمدی ہو گئے اور انہوں نے بیعت کرلی۔ اور ایک وہ طبقہ ہے جو تعلیم یافتہ ہے اس نے جب دیکھا کہ ایک منظم جماعت موجود ہے تو اس نے کہا آؤ ہم بھی اس جماعت میں داخل ہو جائیں تاکہ ان کی وجہ سے سکول اور کالج کھولے جائیں اور تیسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے میرے دلائل اور نشانات کو دیکھ کر میری صداقت کو تسلیم کیا ہے میں صرف ان لوگوں پر اعتبار کرتا ہوں جو میرے

الہامات اور نشانات

کو دیکھ کر مجھ پر ایمان لائے ہیں جنہوں نے مولوی صاحب کی وجہ سے مجھے مانا ہے وہ اگر مولوی صاحب کی کوئی ایسی بات دیکھیں گے جو انہیں ناپسند ہوگی تو ہو سکتا ہے کہ وہ مرتد ہو جائیں اسی طرح وہ لوگ جو اسلئے ہماری جماعت میں داخل ہوئے ہیں کہ یہ ایک منظم جماعت ہے ہم مل کر سکول اور کالج کھولینگے وہ جس دن یہ دیکھیں گے کہ ہم سے سچے تبع کسی حکمت کے ماتحت سکولوں اور کالجوں پر کسی اور چیز کو ترجیح دے رہے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ مرتد ہو جائیں۔ میں صرف ان کو ترجیح دیتا ہوں جو خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے میرے دلائل اور نشانات کو دیکھ کر مجھ پر ایمان لائے ہیں۔ جو لوگ مولوی صاحب کی وجہ سے ایمان لائے ہیں ان کا ایمان مولوی صاحب پر ہے۔ مجھ پر نہیں۔ جو لوگ ایک تنظیم اور جتھہ بندی کو دیکھ کر جماعت میں داخل ہوئے ہیں ان کا ایمان بھی واسطے کا ایمان ہے۔ اور مجھے واسطے کے ایمان کی ضرورت نہیں۔ میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت میں نہیں سمجھتا۔ میری جماعت میں سچے طور پر وہی لوگ داخل ہیں جنہوں نے خدا کے نشانوں کی وجہ سے اور اس کی رضا کیلئے مجھے قبول کیا ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت تک جن لوگوں نے اس فتنہ میں حصہ لیا ہے وہ نہایت ہی ذلیل اور گھٹیا قسم کے ہیں۔ ایک بھی ایسی مثال نہیں پائی جاتی کہ جماعت کے صاحب علم اور تقویٰ اور صاحب کشوف لوگوں میں سے کوئی شخص فتنہ میں مبتلا ہوا ہو سارے کے سارے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے پاؤں پر کھڑے رہے ہیں۔ صرف بعض ادنیٰ قسم کے لوگ تھے جنہوں نے کہا کہ خلیفہ اولؓ کی اولاد ایسا کہہ رہی ہے ہم کیا کریں۔ میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ بیالیس سال تک جو تم نے میری بیعت کی تھی۔ تو کیا تم نے مجھے حضرت خلیفہ اولؓ کی اولاد کی وجہ سے مانا تھا۔ یا ان

دلائل اور بیّنات کی وجہ سے

مانا تھا جو قرآن اور حدیث سے ظاہر ہوتے تھے۔ اور پھر یہ بھی حساب لگالو کہ بیالیس سال پہلے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کی عمریں کیا تھیں۔ کوئی آٹھ سال کا تھا کوئی چھ سال کا اور کوئی چار سال کا جس عمر میں وہ کپڑے بھی نہیں بدل سکتے تھے۔ کجا یہ کہ دین کے متعلق فیصلہ کریں۔ تم نے مجھے مانا تھا تو ان دلائل کی وجہ سے مانا تھا جو قرآن اور حدیث سے ظاہر ہوتے تھے۔ پس اب کسی اور بنا پر شبہ میں مبتلا ہونا اپنی حماقت یا بے ایمانی کا ثبوت بہم پہنچانا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق ممکن ہے کہ آج سے پچاس سال بعد کسی احراری کے کہنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دینے لگ جائے۔ اس وقت اسکی اولاد بھی کہے گی کہ پچاس سال پہلے جن بیّنات سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوتی تھی آج بھی وہ قائم ہیں وہ آج بھی انہیں سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت سمجھی ہے ... ان دلائل کو کوئی احراری [illegible] رد کر سکتا تھا لہٰذا ... رد کر سکتا ہے۔

اخلاص اور ایمان

تو وہ ہے جس کا اظہار ایک فوجی افسر نے کیا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ آپ خواہ مخواہ اس فتنہ سے گھبرا رہے ہیں۔ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر خلیفہ اولؓ کی ساری اولاد اور سارے پیغامی مجھے سجدہ بھی کریں تو میں ان کی طرف دیکھوں بھی نہیں۔ آپ ان کے کسی ایک بیٹے یا اس کے کسی بھکاری اور فقیر ساتھی کا نام لے رہے ہیں میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ اگر خلیفہ اولؓ کی ساری اولاد اور سارے پیغامی مجھے سجدہ کریں اور مجھے اپنے عقیدہ سے پھرانا چاہیں تو میں ان کی طرف منہ بھی نہ کروں حقیقتاً یہی سچا ایمان ہے جس شخص کو یہ خیال ہے کہ اگر خلیفہ اولؓ کے ایک بیٹے کے ساتھ دوسرا بیٹا ملا اور دوسرے کے ساتھ تیسرا ملا تو اس کا ایمان ڈانواں ڈول ہو جائے گا اسے کبھی بھی ایمان نصیب نہیں ہوا۔ وہ کبھی بھی احمدی نہیں ہوا۔ اور نہ اس یقین کے ساتھ آئندہ ہوگا۔ اگر وہ بیعت نہ کرتا تو اس کی حالت آج کی حالت سے بہتر ہوتی جب اس نے ان خوابوں پر یقین نہیں کیا جو اسے خود آئیں جب اس نے ان نشانات کو نہ دیکھا جو خدا تعالےٰ نے میری صداقت کیلئے اسکے سامنے ظاہر کئے جب اس نے ان الہاموں سے فائدہ نہ اٹھایا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میرے متعلق ہوئے جب اس نے قرآن اور حدیث کے ان دلائل کو رد کر دیا جن سے میری صداقت ثابت ہوتی تھی تو ایسا نالائق جو اتنی باتوں کو رد کر رہا ہے اس کا ٹھکانا سوائے جہنم کے کیا ہو سکتا ہے۔

مجھے یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک دفعہ ایک زمیندار جو مولوی طرز کا تھا آکر بیٹھ گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہنے لگا کہ میں آپ کی صداقت کا کوئی نشان دیکھنے آیا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی یہ بات سن کر ہنس پڑے۔ اور فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے میری صداقت کیلئے ہزاروں ہزار نشانات نازل کئے ہیں۔ تریاق القلوب اور نزول المسیح کو پڑھو ان میں سینکڑوں نشانات کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح اور کتابیں پڑھو۔ اگر اتنے نشانوں سے تم نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو جو شخص سو نشانوں کو رد کر سکتا ہے اسے اگر ایک اور نشان دکھا دیا جائے تو وہ اس کا بھی انکار کر سکتا ہے۔ آخر خدا مداری تو نہیں کہ جب کوئی شخص نشان دیکھنا چاہے اسی وقت وہ نشان ظاہر کر دے

جب وہ سو نشان دکھا چکا ہے

تو تم ان سو نشانوں سے فائدہ اٹھاؤ۔ ایک سو ایک نشان دیکھنے کا تم کیوں مطالبہ کرتے ہو۔ اور اگر تم سو نشانوں کی قدر نہیں کرتے اور یہی مطالبہ کرتے جاتے ہو کہ ایک اور نشان دکھاؤ۔ تو خدا کہے گا کہ جب تم نے میرے سو نشانوں کو جوتی ماری ہے تو اب میں تمہیں کوئی اور نشان دکھانے کیلئے تیار نہیں۔ کیونکہ میرے نشانات بڑے عزت والے ہیں۔ میں بھی تمہیں دھتکار دوں گا۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا اے مومنو اگر تم دلیل سے ایمان لائے تھے تو تمہیں کونسی چیز ہرا سکتی ہے۔ تمہارا مقابلہ کرنیکی تو دنیا میں کسی میں طاقت نہیں ہو سکتی۔ اگر

دلیل کے مقابلہ میں

کوئی اور چیز تمہیں ہرا سکتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ تمہارا یہ خیال کہ تم دلیل دیکھ کر ایمان لائے تھے۔ بالکل باطل تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنیوالی دلیلیں آپس میں ٹکراتی نہیں۔ اگر پہلی دفعہ تم نے دلیل سے مانا تھا تو اب اگر اس دلیل کے خلاف تمہارے پاس کوئی بات بیان کی جاتی ہے تو اسے رد کر دو۔ میں بھی تمہیں یہی کہوں گا کہ تمہیں مجھ سے یا کسی اور مولوی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ تم خود سوچو اور غور کرو کہ تم نے کس دلیل سے مجھے مانا تھا اگر وہ کوئی پکی دلیل تھی تو وہی دلیل اب بھی قائم ہے۔ تمہیں اور کسی نئی دلیل کی ضرورت نہیں۔ تم وہی دلیل ان لوگوں کے سامنے پیش کرو اور کہو کہ ہم تمہارے کہنے کی وجہ سے اس دلیل کو کسطرح رد کر سکتے ہیں مجھے اس موقعہ پر ترکوں میں سے

ایک مذاقیہ عالم کا قصّہ

یاد آگیا وہ کسی گاؤں میں گیا۔ تو لوگوں نے اسے مجبور کیا کہ وہ جمعہ پڑھائے۔ وہ ایسا ہی تھا جیسے ہمارے ہاں ملا سعد ہوا کرتا تھا۔ کوئی خاص علمی ذوق نہیں رکھتا تھا مگر عالموں کی مجلسوں میں آتا جاتا تھا۔ اور اس وجہ سے بعض دفعہ عقل کی باتیں بھی کہہ دیتا تھا۔ اسے جب لوگوں نے خطبہ کیلئے مجبور کیا تو وہ بڑا گھبرایا کہ مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا میں نے خطبہ پڑھا تو ہنسی اڑے گی اسلئے اس نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں خطبہ نہیں پڑھ سکتا۔ مگر لوگوں نے اصرار کیا اور کہا کہ ہم آپ سے ہی خطبہ سنینگے

آخر وہ مجبور ہو گیا

اور خطبہ کیلئے کھڑا ہو گیا کھڑے ہو کر اس نے پہلے دائیں طرف کے لوگوں کو دیکھا۔ اور کہا اے لوگو تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے انہوں نے کہا نہیں۔ پھر اس نے بائیں طرف کے لوگوں کو دیکھا اور کہا اے لوگو تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے انہوں نے بھی کہا نہیں۔ وہ کہنے لگا۔ جب تمہیں میرے عقائد کا ہی پتہ نہیں اور تمہیں معلوم ہی نہیں۔ کہ میں کیا کہا کرتا ہوں تو تمہیں کچھ کہنے کا کیا فائدہ اور یہ کہہ کر وہ منبر سے نیچے اتر آیا۔

دوسرا جمعہ آیا

تو لوگوں نے کہا کہ ہم نے اس کا وعظ ضرور سننا ہے اسے پھر دوبارہ خطبہ پڑھنے پر مجبور کیا جائے مگر انہوں نے فیصلہ کیا کہ اگر اب کی دفعہ بھی یہ وہی سوال کرے جو اس نے پچھلی دفعہ کیا تھا تو سب لوگ کہہ دیں کہ ہاں ہمیں پتہ ہے کہ آپ نے کیا کہنا ہے چنانچہ اگلے جمعے اسے پھر

خطبہ کے لئے کھڑا کر دیا

گیا۔ وہ کھڑے ہو کر اپنے دائیں طرف کے لوگوں سے کہنے لگا۔ اے لوگو تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے

انہوں نے کہا "جی ہاں" پھر وہ بائیں طرف کے لوگوں سے مخاطب ہؤا اور کہنے لگا اے لوگو تمہیں پتہ ہے میں نے کیا کہنا ہے انہوں نے کہا جی ہاں" وہ کہنے لگا جب تمہیں پہلے ہی پتہ ہے تو تمہیں سنانے کی کیا ضرورت ہے۔ محض وقت ضائع کرنیوالی بات ہے۔ اور یہ کہہ کر وہ منبر سے نیچے اتر آیا۔ لوگوں نے پھر

آپس میں مشورہ کیا

کہ کوئی اور تدبیر سوچو۔ آخر ایک عقلمند نے کہا کہ اب کی دفعہ ایک فریق کہہ دے ہاں اور دوسرا فریق کہہ دے نہیں۔ چنانچہ وہ اگلے جمعہ وہ پھر کھڑا ہؤا اور اپنے دائیں طرف کے لوگوں سے کہنے لگا۔ اے لوگو تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر وہ بائیں طرف کے لوگوں سے کہنے لگا۔ اے لوگو تمہیں پتہ ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے انہوں نے کہا نہیں۔ وہ کہنے لگا بس بات آسان ہو گئی جنہوں نے ہاں کہا ہے وہ نہ کہنے والوں کو سمجھا دیں۔ اسی طرح میں بھی تم لوگوں سے کہتا ہوں کہ اے لوگو تم نے مجھے کس دلیل سے مانا تھا۔ اگر کسی دلیل کے بغیر تم نے مجھے مان لیا تھا تو چونکہ خلافت

ایک مذہبی چیز

ہے اسلئے جب تک دلیل کے بغیر تم نے مجھے مانا تھا۔ تو تم کافر ہو گئے تھے۔ لیکن اگر تم نے کسی دلیل سے مجھے مانا تھا۔ تو تم گھبراتے کیوں ہو وہی دلیل ان لوگوں کے سامنے پیش کر دو یہی قرآن کریم نصیحت کرتا ہے اور فرماتا ہے فاثبتوا اگر دلیل سے تم نے مانا تھا تو تم ہلتے کیوں ہو بمضبوطی سے قائم رہو مگر فرماتا ہے بے شک دلائل سے کسی صداقت پر قائم رہنا بھی بڑی اچھی بات ہے مگر ہم تمہیں یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

تمہاری دلیلیں بیشک مضبوط سہی مگر اگلے آدمی کو منوانا اور اسے قائل کر دینا تمہاری طاقت میں نہیں۔ یہ کام خدا ہی کر سکتا ہے۔ اسلئے جب دشمن کے مقابلہ میں جاؤ تو دعائیں کرتے رہو اور دل میں استغفار پڑھتے جاؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حدیثوں میں آتا ہے کہ آپ جب مجلس میں بیٹھتے تھے تو ستر ستر دفعہ استغفار کرتے تھے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ آپ اپنے لئے استغفار کرتے تھے بلکہ مجلس میں بیٹھنے والوں کیلئے استغفار کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم دلیل دو تو یہ نہ سمجھو کہ دلیل بڑی مضبوط ہے اس کا دوسرے پر ضرور اثر ہوگا۔ دلیل کا اثر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اسلئے صرف دلائل پر انحصار نہ رکھو بلکہ فاذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ خدایا تو

اپنی رحمت اور برکت سے

صرف ہمیں ہی ضد نہ دے بلکہ ہمارے دلوں میں وہ بات ڈال دے جس سے دوسرا شخص بھی ایمان پر قائم ہو جائے اگر تم ایسا کرو گے یعنی ادھر سچائی پر قائم رہو گے اور ادھر اللہ تعالیٰ کو بھی یاد کرتے رہو گے۔ اور اس سے دعائیں کرنا اپنا معمول بنا لو گے تو یقیناً تم کامیاب ہو جاؤ گے لعلّ کے معنی عام طور پر شائد کے ہوتے ہیں لیکن لغت میں لکھا ہے کہ جب لعلّ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو اس کے معنے یقینی اور قطعی چیز کے ہوتے ہیں پس لعلکم تفلحون کے یہ معنے ہیں کہ اگر تم ایسا کرو گے تو یقیناً کامیاب ہو جاؤ گے۔ پس ایک طرف تو شک کو اپنے پاس نہ آنے دو اور دوسری طرف ذکر الٰہی اور دعاؤں پر زور دو اگر تم یہ کہتے ہو کہ ہم نے آج سے دس یا بیس یا تیس سال پہلے بغیر کسی دلیل کے آپ کی بات مان لی تھی تو تم کافر تھے مومن نہیں تھے اور اگر تم نے دلیل سے مانا تھا تو دلیلیں باطل نہیں ہوتیں قرآن کریم میں

بار بار اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ موسیٰ کے زمانہ میں یہ بات ہوئی تھی۔ اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اسی دلیل سے کیوں ثابت نہیں ہو سکتی اگر ایک دلیل سے نوحؑ کی سچائی ثابت ہوتی ہے تو اس دلیل سے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کی سچائی بھی ثابت ہو سکتی ہے اور قیامت تک ان کی سچائی ثابت ہوتی چلی جائے گی۔ اسی طرح اگر میری خلافت کسی دلیل سے آج سے چالیس سال پہلے ثابت تھی تو وہ اسی دلیل سے قیامت تک بھی ثابت رہیگی کیونکہ دلیلیں نہیں بدلا کرتیں۔ مادی سامان بدلا کرتے ہیں۔ مثلاً یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی دلیل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آج سے انیس سو سال پہلے نبی مانا جائے اور اسی دلیل سے ہم انہیں جھوٹا کہنے لگ جائیں جس دلیل سے حضرت عیسٰے علیہ السلام آج سے انیس سو سال پہلے سچے ثابت ہو چکے تھے اسی دلیل سے وہ قیامت تک سچے ثابت ہوتے چلے جائینگے

یہی حال دوسرے انبیاء کا ہے

جن دلائل اور براہین سے ان کی نبوت ثابت ہو چکی ہے انہی دلائل اور براہین سے انکی نبوت قیامت تک ثابت ہوتی رہے گی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (یونس ع) صدق کے معنے عربی زبان میں قائم اور دائم رہنے والی چیز کے بھی ہوتے ہیں۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ انکے لئے ہمیشہ رہنے والی تعریف یا ہمیشہ رہنے والا مقام ہے کوئی اسے باطل نہیں کر سکتا۔ آخر نوحؑ کو کسی نے بڑا تاجر کر کے نہیں مانا تھا۔ بڑا مالدار کر کے نہیں مانا تھا صرف نبی کر کے مانا تھا پس جو دلیل نوحؑ کو اس وقت سچا ثابت کرتی تھی وہ دلیل آج بھی اسکو سچا ثابت کرتی ہے اور قیامت تک اسے سچا ثابت کرتی چلی جائے گی۔ جو دلیل ابراہیمؑ کو اس وقت سچا ثابت کرتی تھی جب وہ نبی بنکر آیا وہی دلیل آج بھی اس کو سچا ثابت کرتی ہے اور قیامت تک اسے سچا ثابت کرتی چلی جائے گی

جو شخص یہ کہے

کہ فلاں دلیل ابراہیمؑ کے وقت میں تو اسے سچا ثابت کرتی تھی مگر میرے زمانہ میں اسے سچا ثابت نہیں کرتی تو تم سمجھ لو کہ ایسے انسان کو ہم کذاب اور مفتری کہنے کے سوا اور کیا کہیں گے۔ اگر واقعہ میں وہ کسی دلیل سے سچا ثابت ہوتا تھا تو وہ آج بھی سچا ہے۔ اور قیامت تک سچا ثابت رہے گا پس قرآن کریم مومنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ فاثبتوا جب تم نے ایک صداقت کو دلیلوں سے مانا ہے تو پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہو۔ اور چاہے کتنا بڑا ورغلانے والا تمہارے پاس آجائے تم سمجھ لو کہ وہ شیطان ہے۔ اور خواہ سارے جہان کے اولیاء کا جبہ بھی اس نے پہن رکھا ہو اس پر تھوک دو اور کہو کہ تو ہمیں ورغلانے کیلئے آیا ہے۔ ہم تیرے دھوکا اور فریب میں نہیں آسکتے دیکھو بعض اَن پڑھ لوگ ہوتے ہیں مگر بڑے سمجھدار اور ہوشیار ہوتے ہیں۔

گجرات کے ضلع میں

چک سکندر کے قریب بھاڈ گھسیٹ پور ایک گاؤں ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کے زمانہ میں چند نہایت ہی مخلص بھائی رہا کرتے تھے۔ میں اس وقت چھوٹا تھا مگر مجھے خوب یاد ہے کہ وہ بڑے شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجالس میں آکر بیٹھا کرتے تھے۔ اور بڑے محظوظ ہؤا کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک سالے تھے جن کا نام علی شیر تھا چونکہ خدائی منشاء اور اس کے احکام کے ماتحت آپ نے حضرت ام المومنین سے شادی کر لی تھی اسلئے آپ کی پہلی بیوی کے رشتہ دار آپ سے مخالفت کرنے لگ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بیوی ایک بہت ہی نیک عورت تھیں۔ میں نے دیکھا ہے وہ ہم سے اتنی محبت کرتی تھیں کہ کہنے کو تو لوگ کہتے ہیں کہ "ماں سے زیادہ چاہے پھاپھا کٹنی کہلائے" مگر

واقعہ یہ ہے

کہ ہم بچپن میں یہی سمجھتے تھے کہ وہ ہم سے ماں سے بھی زیادہ پیار کرتی ہیں۔ ہماری بڑی بہن عصمت جب فوت ہوئیں تو ان دنوں چونکہ محمدی بیگم کی پیشگوئی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ داروں نے ایک مخالفانہ اشتہار شائع کیا تھا اسلئے ہمارے اور ان کے گھر کے درمیان کا جو دروازہ تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بند کروا دیا تھا۔ حضرت ام المومنین نے سنایا کہ جب عصمت بیمار ہوئی اور اس کی حالت نازک ہو گئی تو جطرح ذبح ہوتے وقت مرغی تڑپتی ہے وہ تڑپتی اور بار بار کہتی کہ میری اماں کو بلا دو چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں بلوایا جب وہ آئیں اور انہوں نے عصمت کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا تو اسے آرام اور سکون حاصل ہؤا اور تب اس کی جان نکلی غرض وہ بہت نیک عورت تھیں اور ان کو اپنی سوکن کے بچوں سے بہت زیادہ محبت تھی۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وہ بڑی محبت رکھتی تھیں۔ اور آپ کی بڑی قدر کرتی تھیں اور آپ کے متعلق کسی سے وہ کوئی بری بات نہیں سن سکتی تھیں مگر

ان کے بھائی بڑے متعصب تھے

اور وہ آنے والے احمدیوں کو ورغلاتے رہتے تھے اور کہتے تھے میں تو اس کا بھائی اور رشتہ دار ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اس نے صرف ایک دوکان کھول رکھی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ اور کئی کمزور لوگوں کو دھوکا لگ جاتا کہ جب بھائی یہ بات کہہ رہا ہے تو ضرور ٹھیک ہی ہو گی۔ ایک دفعہ جیسیں اوپر بتایا ہے یہی پانچوں بھائی قادیان آئے اس وقت تک ابھی مقبرہ بہشتی نہیں بنا تھا۔ یہ اس سے بہت پہلے کی بات ہے۔ اس زمانہ میں جو لوگ قادیان آیا کرتے تھے انہوں نے متبرک مقامات کی زیارت کیلئے یا تو مسجد مبارک میں چلے جانا یا

حضرت خلیفہ اولؓ

کی مجلس میں چلے جانا اور یا پھر ہمارے دادا کے باغ میں چلے جانا اور وہ سمجھتے تھے کہ چونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد کا باغ ہے۔ اسلئے یہ بھی متبرک جگہ ہے۔ اس باغ کے رستہ میں وہ جگہ تھی جہاں محلہ دارالضعفاء بنا تھا۔ اس محلہ کے بننے سے پہلے یہ زمین علی شیر صاحب کے پاس تھی۔ اور وہ اس میں شوق سے باغیچہ لگایا کرتے تھے۔ ایک لمبی سی سیخ انہوں نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہوتی تھی۔ ڈاڑھی بھی بڑی لمبی تھی مگر سلسلہ کے سخت دشمن تھے اور ہمیشہ اس تاڑ میں رہتے تھے کہ کوئی احمدی ملے تو اسے ورغلاؤں ایک دفعہ یہ پانچوں بھائی قادیان آئے اور باغ دیکھنے کے لئے چل پڑے۔ ان میں سے ایک بھائی تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے رستے سے آگے جا رہا تھا۔

مرزا علی شیر

نے انہیں دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ باہر کے آدمی ہیں۔ اور انہوں نے زور سے آواز دی کہ بھائی صاحب ذرا میری بات سننا۔ اس آواز پر وہ آگئے مرزا علی شیر نے ان سے کہا کہ آپ یہاں کسطرح آئے ہیں انہوں نے کہا ہم نے سنا تھا کہ مرزا صاحب نے مہدی اور مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا ہے اسلئے

یہاں ہم ان کی زیارت کیلئے آئے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیں اپنے وعدوں میں سچے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ کہنے لگا تم اس کے دھوکے میں کس طرح آگئے۔ تم نہیں جانتے یہ تو اس شخص نے اپنی روزی کمانے کیلئے ایک دوکان کھول رکھی ہے۔ یہ میرا بھائی ہے اور میں اس کے حالات کو

خوب جانتا ہوں

تم تو باہر کے رہنے والے ہو تمہیں اصل حالات کا کیا علم ہو سکتا ہے۔ تم اس کے دھوکے میں نہ آنا ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ وہ احمدی دوست مرزا علی شیر کی یہ بات سنکر بڑے شوق سے آگے بڑھے۔ اور کہنے لگے کہ ذرا دست پنجہ تو لے لیں اس نے سمجھا کہ میری باتوں کا اس پر اثر ہو گیا ہے۔ اور میری بزرگی کا یہ قائل ہو گیا ہے۔ کیونکہ ان کی عادت تھی کہ وہ باتیں بھی کرتے جاتے اور ساتھ ساتھ سبحان اللہ اور استغفراللہ بھی کہتے جاتے۔ اس نے بڑے شوق سے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ اور سمجھا کہ آج ایک اچھا شکار میرے قابو آگیا ہے۔ انہوں نے زور سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے باقی چاروں بھائیوں کو زور زور سے آوازیں دینی شروع کر دیں کہ جلدی آنا

ایک ضروری کام ہے

جب سب ساتھیوں نے سمجھا کہ اس پر میری باتوں کا اثر ہو گیا ہے۔ اور اب یہ اپنے بھائیوں کو اسلئے بلا رہا ہے کہ انہیں بتائے کہ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اور وہ اپنے دل میں بڑے خوش ہوئے کہ آج میرا حربہ کارگر ثابت ہوا ہے مگر جب ان کے ساتھی وہاں پہنچ گئے تو وہ کہنے لگے ہم قرآن اور حدیث میں پڑھا کرتے تھے کہ دنیا میں ایک شیطان ہوا کرتا ہے مگر وہ ہمیں ملتا نہیں تھا آج حسن اتفاق سے ہمیں شیطان مل گیا ہے۔ اور میں نے تمہیں اسلئے بلایا ہے کہ آؤ اور شیطان کو دیکھ لو۔ اب وہ زور سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہے مگر وہ اس کا ہاتھ نہ چھوڑیں اور کہیں اب آپ ہاتھ چھڑا کر کہاں جانا چاہتے ہیں۔ میں تو ساری عمر اس تلاش میں رہا کہ مجھے شیطان نظر آجائے مگر ملتا نہیں تھا۔ ہم حیران تھے کہ اور نبیوں کے وقت میں تو شیطان ہوا کرتا تھا اب مرزا صاحب کے وقت میں وہ شیطان کہاں گیا۔ سو شکر ہے کہ آج ہم نے بھی شیطان دیکھ لیا۔ اب تو میں نے تمہیں چھوڑنا۔ غرض بڑی مشکل سے اپنا ہاتھ چھڑا کر وہاں سے بھاگا۔ پس

سوال یہ ہے

کہ اگر تم نے بے دلیل مانا تھا تو تم کافر ہو۔ تم اپنے ایمان کا فکر کرو پیشتر اس کے کہ کوئی شیطان تمہارے پاس پہنچے۔ تم خود اپنی موجودہ حالت سے توبہ کرو اور کہو کہ ہم نے بے ایمانی کی کہ اسے مان لیا۔ ہم نے کوئی دلیل نہیں دیکھی تھی شیطان نے ہمیں ورغلایا۔ اور ہم نے اس شخص کو قبول کر لیا لیکن اگر واقعہ میں تم نے دلیل سے مانا ہے تو پھر سمجھ لو کہ جو بھی تمہارے پاس ورغلانے کیلئے آتا ہے وہ شیطان ہے اور جیسے گجرات کے لوگوں نے مرزا علی شیر سے سلوک کیا تھا اسی طرح جب بھی کوئی ایسا شخص تمہارے پاس آئے تم فوراً

لاحول پڑھنے لگ جاؤ

اور کہو کہ ہمیں مدت سے شیطان دیکھنے کا شوق تھا آج تمہیں دیکھ کر شیطان دیکھنے کی حسرت پوری ہو گئی ہے چنانچہ راولپنڈی اور کوہاٹ کے بعض نوجوانوں نے لکھا ہے کہ جب اسی قسم کے بعض آدمیوں کو ہم نے دیکھا تو ہمارے دل میں ان کے متعلق بڑی نفرت پیدا ہوئی اور ہم نے سمجھا کہ یہ شیطان ہیں جو ہمیں ورغلانا چاہتے ہیں۔ اور ہم نے لاحول پڑھنا شروع کر دیا۔ اور واقعہ میں اگر تم نے ایک صداقت کو دلیل کی بنا پر مانا تھا تو پھر چاہے کتنا بڑا آدمی اس کے مقابلہ میں کھڑا ہو جائے لازماً وہ شیطان ہو گا۔ ہمیں اس کو دیکھتے ہی لاحول پڑھنا چاہیئے۔ اور استغفار کرنا چاہیئے۔ اور اسے کہنا چاہیئے کہ ہم تجھے شیطان سمجھتے ہیں۔ ہم تو خدا کے ماننے والے ہیں ہمیں خدا نے خوابوں کے ذریعہ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں کے ذریعہ یا اپنے

تازہ معجزات اور نشانات کے ذریعہ

یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے ذریعہ ایک صداقت پر قائم کر دیا ہے۔ اب اسے شیطان تیرا ہم میں کوئی حصہ نہیں۔ ہم وہی باتیں کہیں گے جو خدا نے ہمیں براہ راست سمجھایا یا جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے الہاموں سے ہمیں دی۔ یا جس کی خبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن اور حدیث میں دی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اصل آقا ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے احکام کی تشریح اور دنیا میں ان کی اشاعت کرنے کیلئے آئے ہیں۔ اور ہم پر خوابوں کے ذریعہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے یہ خدا تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ مومنوں پر

خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں

پس تیری وجہ سے ہم خدا تعالیٰ کی نعمت کو کیوں ٹھوکر ماریں۔ ہم تیری وجہ سے خدا تعالیٰ کے نشانوں کو ٹھوکر نہیں ماریں گے۔ بلکہ ہمیشہ انہیں عزت دیں گے اور انہیں اپنے سر اور اپنی آنکھوں پر رکھیں گے۔ تبھی ہم قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب تو نے جو ہمیں خواب دکھایا تھا اسے ہم نے اپنے سر اور آنکھوں پر رکھا۔ یا تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں جو کچھ بتایا ہم نے اسے اپنے سر اور آنکھوں پر رکھا۔ یا تو نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذریعہ ہمیں جو کچھ خبر دی ہم نے اسے سنا۔ اور اسے اپنے سر اور آنکھوں پر رکھا۔ اور کسی بڑے سے بڑے آدمی کے آنے پر بھی ہم نے تیرے نشانوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے نہیں پھینکا۔ انہیں ٹھوکر نہیں ماری۔ ان کی ناقدری نہیں کی بلکہ ہمیشہ ہم نے ان کی قدر کی۔ اور ہمیشہ انہیں اپنے دل میں رکھا سر پر رکھا اور آنکھوں پر رکھا اور ہم نے اپنی جان دے دی مگر تیری صداقتوں کو ہم نے نہیں چھوڑا چاہے وہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ذریعہ قرآن اور حدیث میں آئی ہوں۔ چاہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے الہامات میں آئی ہوں۔ چاہیے فرشتوں کے ذریعہ ہمیں براہ راست ان کا علم حاصل ہوا ہو

پس جس طرح ہم نے تیری صداقتوں کو دائمی طور پر اپنے ساتھ رکھا ہے تو بھی اپنے انعامات کو دائمی طور پر ہمارے ساتھ رکھ ہم مرنے اور فنا ہونے والے کمزور اور ناچیز بندوں نے جب تیرے نشانات کی دائمی طور پر قدر کی ہے اور کبھی ایک لمحہ کیلئے بھی ان کو نہیں چھوڑا تو

اے حی و قیوم خدا

اے قادر و مقتدر خدا کیا تو ہمیں دائمی طور پر اپنے انعامات سے نہیں نوازے گا۔ اور ہمیں اپنے قرب میں دائمی حیات نہیں بخشے گا۔ اگر تم ایسا کرو تو یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری سنے گا اور تمہیں دائمی اور ابدی زندگی دیگا۔ اور اپنے فرشتوں سے کہے گا کہ میرے اس بندے نے میری نعمت کو دائمی طور پر اپنے ساتھ رکھا ہے۔ تم بھی اس کی روح کو دائمی طور پر میسری جنت میں میرے پاس رکھو ٭

(الفضل ۸/۲۴ ۱۳۱)

شکر نعمت

اس خطبہ کے ذریعہ ترجمۃ القرآن کا کام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے کی خبر سن کر ہر سچے احمدی کو قلبی مسرت اور تسکین روح لازمی ہے۔ جہاں تک اس ترجمہ کی جامعیت اور ضرورت زمانہ کے مطابق ہونے کا تعلق ہے اسکے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ ہی کافی ضمانت ہیں۔ ضرورت زمانہ کے مطابق نائب رسول حضرت سرور کائنات کے سچے خادم بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حقائق و معارف قرآنی کے دریا بہائے۔ اور یہ قیمتی خزانہ حضور کی بیسیوں تصانیف میں متفرق طور پر موجود ہے لیکن حضور علیہ السلام نے کتاب ازالہ اوہام میں مخصوص طور پر ایک مستقل ارادہ کا بایں الفاظ ذکر فرمایا ہے

"میں چاہتا ہوں کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان کے (یورپ و امریکہ کے لوگوں کے) پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہو گا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ میں ہی داخل ہے" (ازالہ اوہام ص۳۱۵)

پس آج جبکہ آپ ہی کے برحق خلیفہ ثانی اور فرزند ارجمند کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس خواہش اور ارادہ کو قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے اکناف عالم میں پھیلانے کو پورا کرنے کے سامان کر دیئے وہاں مخصوص طور پر اپنے ملک میں اردو دان طبقہ کو ان سے بہرہ ور ہونے کیلئے حالیہ ترجمۃ القرآن کا کام سرانجام پایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اور پھر جن حالات میں یہ ترجمہ پایۂ تکمیل کو پہنچا بلاشبہ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت اور اپنے محبوب بندہ کی تائید کا واضح نشان ہے کہ ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

اس موقعہ پر ہم لوگوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کے پاک کلام کے معارف و حقائق سے آگاہی بلاشبہ ایک نعمت عظمیٰ ہے اور اس نعمت کے حاصل ہونے پر ہم سب پہ شکر نعمت واجب ہے جس کا حق اس طرح بھی ادا کیا جا سکتا ہے کہ جملہ احباب جماعت اپنے مقدس آقا کی صحت و سلامتی کیساتھ لمبی عمر پانے اور حضور کی مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے التزام سے دعا کریں۔ اور جب یہ ترجمہ شائع ہو تو اس کو خود بھی بغور مطالعہ کریں، اپنے گھروں میں اس کی تعلیم دیں اور اپنے حلقہ احباب میں اس کی اشاعت بڑھائیں۔ تاہم سے تعلق رکھنے والے تمام ہی اس بیش بہا روحانی خزانہ سے بہرہ ور ہوں۔ وفقنا اللہ بما یحب و یرضیٰ۔ (م-ح)

فتنۂ منافقین کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مخلصین جماعت کے خطوط

اللہ تعالیٰ نے حضور کے طفیل ہی مجھے کشوف سے نوازا

مکرم محمد اقبال شاہ نے نیبر دبی مشرقی افریقہ سے حضور کی خدمت میں مندرجہ ذیل اخلاص نامہ لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود۔

بخدمت سیدنا وامامنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہمیں پاکستان سے دوری کی وجہ سے اخبار الفضل دیر سے ملتے ہیں۔ لیکن مشن کو بذریعہ ہوائی جہاز ڈاک اخبارات آنے کی وجہ سے بعض اہم اور ضروری معاملات کا جلد علم ہو جاتا ہے۔ ان اخبارات کو پڑھ کر از حد رنج اور دکھ ہوا۔ کہ بعض منافقین نے حضور کو تکلیف پہنچائی۔ اور جماعت کے کام اور اتحاد کے راستہ میں روڑا اٹکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ط

میرے پیارے آقا۔ حضور کا یہ غلام حضور کی خدمت اقدس میں یہ امر بڑے فخر کے ساتھ لکھتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو محض حضور کے ساتھ رابطہ اور تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے اپنے خاص احسانات سے نوازا۔ اور عاجز کو کشوف کی نعمت سے نوازا۔ اس صورت میں میرے آقا اور میرے محسن امام اگر ساری دنیا بھی حضور کے خلاف ہو جائے۔ تو میں اس کو ٹھکرا دونگا۔

یہ عاجز اور اسکی بیوی اور اس عاجز کی تمام اولاد اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر بغیر کسی قسم کے جبر و اکراہ کے نہایت ہی خوشی اور صحیح قلب سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم سب اللہ تعالیٰ پر۔ اس کے تمام انبیاء پر اور سب سے بڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہمارا پختہ اور کامل ایمان ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دور کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے سچے خلیفہ ہیں اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنا جزو ایمان اور باعث نجات سمجھتے ہیں اسی طرح سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ بناتا ہے۔ اور حضور پُر نور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے خلیفہ ہیں۔ اور حضور کی ذات سے علیحدہ رہ کر سوائے ضلالت اور گمراہی کے کچھ بھی نہیں۔ اور ہم حضور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق پسر موعود اور مصلح موعود مانتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے۔ کہ پسر موعود اور مصلح موعود کے متعلق کئی پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اور جو ابھی پوری نہیں ہوئیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور پوری ہونگی

میرے آقا یہ منافق کہتے ہیں۔ کہ ایک دو سال میں یہ خلافت ختم ہو جائے گی۔ لیکن ان کے بالمقابل میں اپنے حقیقی خدا کو مخاطب کر کے لکھتا ہوں۔ کہ اے خدا تو میری باقیماندہ زندگی میرے نہایت ہی پیارے اور محسن آقا سیدنا محمود خلیفۃ المسیح الثانی کو دیدے۔ اسی طرح سے اے میرے خدا تو بیشک میری ساری اولاد کو اس دنیا سے آج اٹھالے۔ اور ان کی تمام باقیماندہ زندگی میرے آقا کو دیدے ہمارے وجود سے نہ دنیا کو فائدہ نہ دین کو فائدہ۔ لیکن مصلح موعود سے تو قوموں کو برکت اور دین کو تقویت۔ اس لئے اے خدا تو ہماری دعا قبول فرما۔ اور مصلح موعود کو لمبی عمر اور برکت سے مالا مال کر۔ آمین ثم آمین

ہم سب اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر قسم کے شر سے بچائے۔ اور حضور کے ذریعہ سے ہم جلد احمدیت کا غلبہ دیکھیں۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ حضور سے مزید برکات اور انعامات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماوے

میرے آقا۔ حضور کیوں یہاں تشریف نہیں لے آتے۔ اس ملک افریقہ میں رہنے والے تمام غلام حضور پر قربان و نثار ہونے کے لئے تیار ہیں۔ ان کو حضور کے علاج پر روپیہ کے متعلق اعتراض ہے۔ لیکن افسوس ان کو علم نہیں کہ افریقہ کے احمدی اب بھی یہی چاہتے ہیں کہ حضور مزید علاج کے لئے تشریف لے جائیں اور افریقہ کا ہر ایک احمدی انشاء اللہ اپنے اموال کو خلیفۃ اللہ کے علاج کے لئے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے پیش کریگا۔ اور اسے باعث سعادت سمجھے گا۔ کیونکہ ہمیں علم ہے۔ کہ مصلح موعود اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ فقط۔ والسلام حضور کا ادنیٰ ترین غلام۔ محمد اقبال شاہ

حضور کی طرف سے خط کا جواب

حضور نے فرمایا:۔

"جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان اور اخلاص میں برکت بخشے۔ ایمان کا مقام یہی ہے۔ میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفہ اولؓ کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں۔ ایک وہ طبقہ جو تعلیم یافتہ ہے۔ اور اس لئے ہماری جماعت میں داخل ہوا ہے۔ کہ یہ منظم جماعت ہے۔ ان کی وجہ سے سکول اور کالج کھولے جائیں۔ ایک وہ جو میرے الہام اور میری صداقتوں کو دیکھکر ایمان لائے ہیں۔ میں پہلی دو قسموں پر اعتبار نہیں کرتا۔ یہ ہر وقت مرتد ہو سکتے ہیں۔ میں صرف ان کو احمدی سمجھتا ہوں۔ جو تیسرے گروہ میں شامل ہیں"

(الفضل ۲۶؍۸؍۵۷)

جمال الدین احمد صاحب چنیوٹ کا خط

جمال الدین احمد صاحب چنیوٹ سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

چنیوٹ ۳؍۸؍۵۷ ۔ سیدی وآقائی فداہ ابی وامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

حضور اقدس کا ایک رؤیا یورپ کے سفر کا الفضل میں شائع ہوا تھا جس میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پر نور پڑنے کا ذکر تھا اور حضور کی دعا سے مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی اس نور کے حاصل کرنے والے ہو گئے تھے۔ یہ رؤیا جس روز الفضل میں شائع ہوا میں ربوہ میں تھا اور وہاں ڈاکخانہ کے سامنے بجلی گھر میں ایک دوست کو ملنے گیا۔ وہاں ایک عیسائی لائین سپرنٹنڈنٹ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہ الفضل ان کے میز پر تھا۔ میری طرف بڑھاتے ہوئے اس عیسائی نے کہا۔ یہ دیکھو مرزا ناصر احمد پر نور پڑ رہا ہے۔ تاکہ آئندہ اسے خلیفہ بنانے میں کوئی روک نہ ہو۔ یہ میرے ہمسایہ میں پہلے خلیفہ کا لڑکا عبدالمنان رہتا ہے۔ اس پر نور کیوں نہیں پڑتا۔ یہ تو مرزا ناصر احمد کے مقابلہ میں بہت لائق اور عالم ہے۔ اور مؤرخ بھی ہے (میں جب کبھی ربوہ جاتا تھا تو کئی دفعہ میاں عبدالمنان عمر کے ساتھ اس عیسائی کو کھڑے ہوئے دیکھا کرتا تھا۔ اور بعض دفعہ اسے ان کی بیٹھک میں سے نکلتے دیکھا تھا) اس لئے میرے دل میں شک پیدا ہوا۔ کہ یہ اتحاد ان کا ہی ہے۔

اس عیسائی کا اس موضوع پر باتیں کرنا اور میاں عبدالمنان صاحب کی بار بار تائید کرنا میرے لئے باعث حیرت تھا۔ میں نے اُسے سمجھایا۔ کہ خلافت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تو رؤیا ہے۔ اس پر اس نے دوسرے رنگ میں کہا۔ کہ مجھے سب حالات کا علم ہے۔ یہ اپنی اولاد کو آگے لانے کی غرض سے جھوٹے خواب (نعوذ باللہ) بنائے جا رہے ہیں۔ میں نے اس سے وضاحت کے ساتھ گفتگو کی اور سمجھایا کہ یہ فضول باتیں ہیں۔ خلیفہ انسان نہیں بناتے خدا بنایا کرتا ہے۔ مسلمانوں کا خدا (عیسائیوں کے خدا کی طرح نہیں) اسکے بعد میں وہاں سے آگیا۔

میں نے اس وقت اس واقعہ کو اتنی زیادہ اہمیت نہ دی۔ کہ حضور کے نوٹس میں لاؤں دیسے حضور بیمار بھی تھے۔ اگرچہ کافی مدت گزر گئی ہے۔ مگر میں نے اپنی یادداشت کے مطابق حلفیہ لکھدیا ہے۔ والسلام

حضور کی جوتیوں کا غلام۔ جمال الدین احمد

۳؍۸؍۵۷ ۔ مکان نمبر ۲۷۵ ۔ وارڈ نمبر ۵ چنیوٹ

اس خط کو ملاحظہ کرنے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

خلافت کے متعلق تو انہوں نے جواب صحیح دیدیا تھا۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ کوئی انسان نہیں بناتا۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ اس عیسائی کو عبدالمنان کی کونسی قابلیت نظر آئی تھی وہ مولوی فاضل اور علیگڑھ کے اردو ایم اے ہیں۔ اور ناصر احمد حافظ قرآن۔ مولوی فاضل اور آکسفورڈ کا ایم اے ہے۔ جس کے مقابلہ میں عبدالمنان کی ڈگری ایک خاک کے برابر بھی نہیں۔ ہاں یہ ممکن ہے۔ کہ عبدالمنان نے اس کی خوشامد کر کے اسے سر چڑھا لیا ہے۔ باقی رہا خواب پر طعنہ کہ میں نے خود بنائی ہے۔ اس کے متعلق اس عیسائی کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ سکتا ہوں میری خوابوں کے مقابلہ میں وہ تیرہ سو سال کے پوپوں اور آرچ بشپوں کی خوابیں پیش کر کے دکھادے"

(الفضل ۲۷؍۸؍۵۷)

"اخبار کی تاریخ اشاعت"

پرچہ زیر اشاعت سے اس امر کا اہتمام کیا جا رہا ہے کہ بجائے ۷ ،۱۴ ،۲۱ ، ۲۸ کی معین تاریخوں پر پرچہ شائع ہونے کے ہر دفعہ ہفتہ کے روز لازماً پرچہ روانہ کر دیا جایا کریگا۔ اور اس پر اسی دن

مکرم سردار احمد صاحب کا خط

مکرم سردار احمد صاحب چک ۲۰۸ ج ب ضلع لائل پور حال ربوہ نے حضور کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط لکھا ہے۔ حضور نے اسے ملاحظہ کرنے کے بعد فرمایا:۔ "آپ کے نیک نمونہ پر جزاکم اللہ۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو"

نقل خط مکرم سردار احمد صاحب

سیدی و آقائی امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الفضل میں عبدالمنان صاحب پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کا خط اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جواب پڑھا۔ اس خط میں عبدالمنان صاحب کا یہ جملہ (ہم حضور کے حقوق سے خفیف اشارہ پرانی منافقین کا قلع قمع کرنے کے لئے جان تک کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے) پڑھ کر ایک بات میرے دل میں کھٹک رہی ہے۔ جسے حضور ایدہ اللہ کے گوش گزار کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔

۱۹ جولائی شام کے ۵ بجے کا واقعہ ہے۔ کہ خاکسار چوہدری عبدالمالک صاحب ملی کوٹ۔ محلہ شفیع صاحب اشرف لاہور میں جو دھامل بلڈنگ کے پاس ایک احمدی دوست عنایت اللہ کی دکان پر چائے پینے گئے۔ تھوڑی دیر بعد اسی ہوٹل میں غلام رسول ۳۵ اور محمد یونس (یہ شخص مدرسہ احمدیہ کا طالب علم تھا۔ اب علی الاعلان اپنے آپ کو غیر احمدی کہتا ہے) آگئے۔ ہماری میز پر جگہ تو تھی۔ لیکن ہم نے ارادۃً انہیں جگہ بیٹھنے نہ دی۔ وہ دونوں کھسیانے سے ہو کر دوسری میز پر بیٹھ گئے سلسلہ کلام شروع کرتے ہوئے غلام رسول ۳۵ نے کہا۔ کہ آج میں آپ کو چائے پلاؤں گا۔ ہم نے کہا کہ ہمارا تو اصول ہے۔ الحب للہ والبغض للہ۔ ہم تو آپ سے چائے نہیں پئیں گے۔ نہ آپ کو پلائیں گے۔ بلکہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر چائے پینا بھی پسند نہیں کرتے۔ جبھی تو ہم نے اپنی میز پر تم کو جگہ نہیں دی۔ غلام رسول ۳۵ نے برسر مطلب آتے ہوئے کہا۔ کہ حضور نے میرے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے مجھے تو اب گاؤں جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ اس کے ساتھی محمد یونس نے کہا کہ تمہیں اپنی جان کی حفاظت کا انتظام کرنے کے لئے ڈاکٹر خان صاحب (وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان) کے پاس جانا چاہئے۔ اسکے جواب میں ہم نے انہیں کہا کہ تم حضور کی عبارت کا غلط مفہوم لے رہے ہو۔ تم نے کہا تھا کہ میں دو سال کے اندر اتنی قوت حاصل کر لوں گا کہ مرزا ناصر احمد صاحب کو کان سے پکڑ کر ربوہ سے نکال دوں۔ حضور صرف یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ تمہیں تو اپنے گاؤں میں آج تک کسی نے منہ نہیں لگایا۔ اور نہ آئندہ لگانے کے لئے تیار ہوگا۔ تمہیں یہ طاقت کہاں سے ملیگی۔

ایسی ہی باتوں کے دوران میں محمد یونس نے غلام رسول ۳۵ سے یہ کہا "حضور کو تو خود بھی یہ علم نہیں کہ الوصیت کیا لکھا ہے۔ تم اس سے کیا سمجھو گے"۔ یونس کے اس حملہ سے گفتگو میں بڑی تیزی آگئی۔ عنایت اللہ دکاندار نے بڑی جرأت دکھائی۔ ۳۵ اور یونس کو بڑی کھری کھری سنائیں۔ اور یہ بھی کہا کہ آئندہ تم کبھی میری دکان پر نہ آؤ۔

میرے ناقص خیال میں دشمن کے مقابلہ کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ اسکو خلاف قانون باتیں کرنے دی جائیں۔ اور اس کے جواب سے حتی الوسع بچا جائے۔ تاکہ وہ اپنے جال میں آپ پھنس جائے۔ اس امر کا امکان ہے۔ کہ ان لوگوں کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس قسم کے خیالات کا اظہار کریں۔ جیسے عبدالمنان نے کیا ہے۔ اور ان کا مقصد صرف یہ ثبوت بہم پہنچانا ہو۔ کہ نعوذ باللہ حضور کی بعض تحریرات سے جماعت میں اشتعال پیدا ہوا ہے۔

میری ناقص رائے میں میرا مشورہ فوری توجہ کا مستحق ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ حضور میرے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے خدمت دین کا موقعہ بہم پہنچائے اور خود میرا حافظ و ناصر ہو۔

والسلام خاک حضور کا ادنیٰ ترین خادم۔

سردار احمد چک ۲۰۸ ج۔ ب۔

ضلع لائل پور۔ حال ربوہ ضلع جھنگ۔

(الفضل ۲۷ جولائی ۵۶ء)

اعلان منسوخی وصایا

مجلس کارپرداز مصالح قادیان نے اپنے فیصلہ نمبر ۵۹ مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۵۶ء میں بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ مندرجہ ذیل وصایا منسوخ کردی ہیں۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ان سے کسی قسم کا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

۱۔ حبیب اللہ خان صاحب کا نپور وصیت نمبر ۸۷۸۹
۲۔ محمد اسمٰعیل صاحب " " ۸۴۱۹
۳۔ محمد شفیع صاحب " " ۸۱۰۸

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان دارالامان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت حقہ کی صداقت پر آسمانی شہادت

محترم فتح محمد خان صاحب کا آج سے پچیس سال قبل کا ایک رؤیا

ذیل میں محترم فتح محمد خان صاحب مولوی فاضل بلنگ پور ضلع گوجرانوالہ کا خط شائع کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ اس خط پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل نوٹ رقم فرمایا:۔

"فتح محمد خان صاحب ۱۸۹۲ سے صحابی ہیں۔ اور میرے استاد ہیں ۱۹۰۲ء میں مجھے عربی پڑھایا کرتے تھے۔ اور بر سبیل تذکرہ یہ بھی درج ہے۔ کہ مولوی احمد علی صاحب مشہور محدث جنہوں نے مشکوٰۃ پر حاشیہ لکھا ہے۔ اور سارے ہندوستان میں بخاری پڑھانے میں مشہور تھے۔ ان سے بھی بڑی لمبی ملاقات ہو چکی ہے۔ وہ میرے ایک دوسرے استاد قاضی امیر حسین شاہ بھیروی مرحوم کے بھی استاد تھے۔ اور قاضی صاحب نے ان سے بخاری سبقاً سبقاً پڑھی تھی۔ ایک دفعہ سخت بیماری میں ان کی عیادت کے لئے گیا۔ تو انہوں نے وہ بخاری شریف جس پر مولوی احمد علی شاہ صاحب مرحوم کے لکھوائے ہوئے نوٹ تھے۔ مجھے اصرار سے دی کہ مرزا ناصر احمد کو دو۔ کہ اگر مجھ سے سبقاً نہ پڑھے۔ تو اس بخاری کو ضرور پڑھ لے۔ اور اس کے نوٹ ضرور دیکھ لے۔ یہ بڑے سائز کی بخاری شریف تھی۔ اور اکثر علماء دیوبند اس پر سبق دیا کرتے تھے۔"

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی و المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

پیارے آقا! خاکسار ۱۸۹۲ء سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ہے۔ تقریباً ۲۵ یا ۲۶ برس کا عرصہ ہوا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ہمارے گھر موضع جنگن ضلع لدھیانہ میں چارپائی بچھی ہوئی ہے جس کا سرہانہ کعبۃ اللہ اور پائنتی مشرق کی طرف ہے۔ اس پر آپ رونق افروز ہیں۔ آپ کا منہ قطب کی طرف ہے۔ آپ کی شکل نہایت روشن اور خوبصورت ہے۔ میں آپ کے چہرہ کو دیکھ کر کہتا ہوں۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ اپنی بیوی کو کہتا ہوں۔ کہ اعلیٰ درجہ کی یخنی پکاؤ۔ اسی خوشی میں باہر اپنے بھائیوں کو بلانے چلا گیا ہوں۔ کہ آؤ آکر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر لو۔ جہاں آپ کی چارپائی دیکھی تھی۔ بعد میں وہاں میں نے نلکا لگایا تھا جس سے سب گھر والوں نے پاکستان بننے تک کافی فائدہ اٹھایا۔

میرے آقا! ۱۸۹۲ء غالباً فروری میں عبداللہ صاحب ٹونکی نے لاہور میں ایک اشتہار دیا تھا۔ کہ جب مرزا صاحب لاہور میں آئیں گے۔ میں ان کے ساتھ مباحثہ کرونگا۔ میں ان دنوں میں طالب علم تھا۔ میرے استاد مولوی حبیب الرحمان سنہارنپوری تھے۔ جن کے والد مولوی احمد علی صاحب ہیں۔ جنہوں نے مشکوٰۃ شریف میں حاشیہ لکھا ہوا ہے۔ مجھے کہا کہ تم ہوشیار رہو۔ آج مرزا صاحب سے ٹکر لو۔ مجھے اپنے علم میں ناز اور لیاقت یقین تھا۔ ایک نوجوان کو ہمراہ لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لیکن اور کوئی اعلان یا اشتہار دینے والوں میں سے نہ تھا۔ حضور کی زیارت کرتے ہی ایسا رعب پڑا۔ کہ سکتہ کی حالت ہو گئی۔ میں نے دوسرے طالب علم کو کہا۔ کہ کوئی سوال کرو۔ اس نے اشارہ کیا۔ کہ مجھ میں جرأت نہیں ہے۔ میں نے سنبھلتے ہوئے چند ایک اعتراض حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ جن کا معقول اور تسلی بخش جواب مل گیا۔ حضور کی شان اور جلالی وقار اور زیارت ہونے پر عزور اور تکبر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے پہاڑ سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ آپ کی بیعت میں شامل ہو کر ہمیشہ کے لئے آپ کا گرویدہ ہو گیا۔ میرے پیارے آقا میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کو آنکھوں سے دیکھا ہوا ہے۔ آپ حضور کی پیشگوئی کے مصداق برحق خلیفۃ المسیح الثانی و المصلح الموعود ہیں۔ ہر وہ شخص جو آپ کی مخالفت کریگا۔ یقیناً ناکام رہے گا۔ حضور کی غلامی میں زندگی اور موت کا متمنی ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و تندرستی و زندگی، درازی عطا فرما کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اللھم آمین

خاکسار فتح محمد خان مولوی فاضل گولڈ میڈلسٹ۔ سابق جنگن ضلع لدھیانہ

حال بلنگ پور۔ ضلع گوجرانوالہ

(الفضل ۲۸ جولائی ۵۶ء)

چوہدری عبداللہ خان صاحب راجپوت کا اخلاص نامہ

ذیل میں مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب پلنگ پور ضلع گوجرانوالہ کا خط شائع کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ اور جس میں اپنے بیٹے محمد یونس کے خلاف گواہی دی ہے۔ کہ وہ بے نماز۔ نادہند اور منافقین کی پارٹی میں شامل ہے۔ انہوں نے اسکی منافقانہ روش پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اس سے جب تک کہ وہ راہ راست پر آکر توبہ نہ کرے۔ اور صحیح معنوں میں اصلاح کرکے معافی حاصل نہ کرے۔ کوئی علاقہ نہ رکھیں گے۔ مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب نے اپنے نمونہ سے ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ فی الواقع مخلصین ایسے ہی ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ھو الناصر نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میرے پیارے آقا۔ خاکسار مولوی فتح محمد خان صاحب مولوی فاضل سابق جنگن ضلع لدھیانہ کا چھوٹا بھائی ہے۔ عرصہ دو سال سے میری نظر بند ہو گئی ہے۔ فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ضلع گوجرانوالہ کے توجہ دلانے پر کہ جو کچھ کسی کو منافقین کے متعلق علم ہے۔ حضور کو اطلاع دے۔ اطلاعاً تحریر ہے۔ میرا بچہ محمد یونس خان جو کہ مولوی فاضل میں فیل ہو گیا تھا۔ اور جس نے زندگی بھی وقف کی تھی۔ وقف توڑ کر بد مجلسوں میں حصہ لینے لگا۔ آجکل ٹیلیگراف آفس لاہور میں ملازم ہے۔ بے نماز۔ نادہند اور منافقین کی پارٹی میں شامل ہے۔ وہ ۲۳ نسبت روڈ لاہور میں مقیم ہے۔ آج ۱۸/۸/۵۶ کے الفضل میں عبدالمنان کا مطبوعہ خط اور حضور کا ارشاد پڑھکر دل کو از حد تکلیف ہوئی ہے۔ محمد یونس اس منافق پارٹی میں ہوگا۔ کیونکہ عرصہ دو ماہ کا ہوا ہے۔ اس وقت بھی محمد یونس آیا تھا۔ حضور کو اور اکثر احباب کو برا بھلا کہتا تھا۔ گو اس کے خیالات میں عرصہ ایک سال سے انتشار تھا۔ لیکن ہمارے خاندان کے احباب اس کو سختی سے ڈانٹ دیتے رہے ہیں۔ اور آیندہ بھی اس کے ساتھ اس سے بھی برا برتاؤ کیا جائے گا۔ جب تک کہ وہ راستی پر آکر توبہ نہ کرلے اور صحیح معنوں میں اپنی اصلاح نہ کرے۔ میرے پیارے آقا اسکی حالت کو دیکھ کر مجھے بڑی نفرت ہوئی ہے۔ اور بیزار بھی ہوں۔ ہمارے خاندان میں سے کسی پر اس کا اثر نہیں ہے۔ صداقت کے مقابلہ میں منافقین یقیناً ناکام ہوں گے۔ مسمی اللہ رکھا اور اس کے الٰہی قماش کے لوگ دنیا و آخرت میں ناکام و نامراد ہوں گے۔ پیارے آقا محمد یونس جس پارٹی میں بھی جائے ان کا اثر لیکر ان ہی میں شامل ہوکر ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ جب تک اسکی طرف سے حضور کی خدمت میں معافی اور توبہ کا اعلان نہ ہوگا۔ میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ آپ برحق خلیفۃ المسیح و المصلح الموعود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ دعا فرمادیں مولا کریم میری زندگی اور موت آپ کی غلامی میں نصیب کرے۔ اور حضور کو صحت و تندرستی اور دراز زندگی عطا فرما کر خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمادے۔

حضور میرے دل میں منافقانہ رنگ نہیں ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے خوف اور عاقبت کے ڈر سے لکھ کر بری الذمہ ہوں۔ والسلام

دستخط عبداللہ خان راجپوت والد محمد یونس۔

پلنگ پور۔ ضلع گوجرانوالہ۔ ۲۲/۸/۵۶

جو کچھ چوہدری عبداللہ خان نے خط بابت یونس خان لکھوایا ہے۔ اور اس پر دستخط کئے ہیں۔ میرے روبرو خط سن کر تسلی کرلی ہے۔ نیز دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار حبیب اللہ خان سیکرٹری مال۔ پلنگ پور ضلع گوجرانوالہ۔

۲۲-۸-۵۶ (الفضل ۲۸/۸/۵۶)

(بقیہ صفحہ) کیا ہے۔ اس کو کیا ہو گیا ہے۔ خیال آیا کہ ان سب باتوں کی رپورٹ حضور کی خدمت عالی میں پہنچا دوں۔ پھر میں نے خیال کیا۔ کہ حضور کو ان باتوں سے روحانی اذیت ہوگی۔ اور میں کوئی آرام تو حضور کو پہنچا نہیں سکتا۔ تکلیف بھی کیوں پہنچاؤں۔ مگر چند دن کے بعد جب ان کی منافقت طشت از بام ہو گئی۔ تو میں سمجھا کہ وہ الفاظ محض اتفاقیہ کلمات نہیں تھے۔ بلکہ ایک گہری سازش اسکے پیچھے کام کر رہی تھی۔ حضور کی شان تو واقعات ثابت کرتے ہیں۔ حضور کے کام کا ریکارڈ نہایت شاندار ہے۔ میرا ایمان ہے کہ احمدیت کی آیندہ ترقی بھی حضور کے بابرکت وجود سے وابستہ ہے۔ میں اور میرے بال بچے حضور کے فدائی ہیں۔ ۴

اللہ رکھا کے حقیقی بھائیوں کا اخلاص نامہ

ایمان کو رشتہ پر مقدم کرنے کا عہد

اللہ رکھا نے حال ہی میں اپنے بھائی نذیر احمد صاحب کو ایک خط لکھا تھا جس میں اس نے بعض سراسر جھوٹی باتیں لکھ کر اور برادرانہ محبت کا واسطہ دیکر انہیں ترغیب دی تھی۔ کہ وہ جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھیں۔ اور چندہ وغیرہ نہ دیں۔ اس پر اللہ رکھا کے حقیقی بھائیوں نذیر احمد صاحب اور اللہ دتا صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا ہے۔ جس میں انہوں نے صحیح مومنانہ طریق کے مطابق ایمان کو رشتہ پر مقدم کرتے ہوئے اللہ رکھا کی ان حرکات سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ بلاشبہ یہ مومنانہ دلیری ہے۔ جو اللہ رکھا کے بھائیوں نے دکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کے دین و دنیا کو بہتر بنائے۔ نیز سب کو توفیق دے۔ کہ وہ ایمان کو رشتہ پر مقدم کریں۔ اللہ رکھا نے اپنے خط میں جو ایڈریس لکھ دیا ہے۔ اس سے یہ امر بھی بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ رکھا اور اسکے ساتھیوں کا پیغامیوں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

ذیل میں نذیر احمد صاحب اور اللہ دتا صاحب کا خط نیز وہ خط جو اللہ رکھا نے انہیں لکھا۔ درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

سیدنا و امامنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اللہ رکھا منافق میرا حقیقی بھائی ہے۔ اس نے لاہور سے مجھے دو خط بھیجے ہیں ان میں اس نے اپنے خیال کے ماتحت مجھے چند ایک باتیں لکھی ہیں۔ کہ تم جماعت سے اپنا تعلق نہ رکھو۔ چندہ وغیرہ نہ دو۔ ان سے صاف واضح ہو گیا ہے۔ کہ وہ حقیقت میں نظام جماعت سے باغی ہے۔ اگرچہ وہ میرا حقیقی بھائی ہے۔ لیکن بیعت خلافت اور اطاعت خلافت ایک ایسا امر ہے۔ کہ اس کے آگے جو بھی روک بنے میں اسے شیطانی خیال کرتے ہوئے ایک بھائی کیا سب رشتہ داروں کو چھوڑنا معمولی خیال کرتا ہوں۔ میں آئندہ اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھوں گا۔ اس سے قبل بھی میں اس کے کاموں سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کر چکا ہوں۔ اب دوبارہ حضور کی خدمت میں اللہ رکھے کے شیطانی افعال سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اس سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ یہ دونوں خط میں نے مولوی شمس الدین صاحب سیال کو دیئے ہوئے ہیں۔ تاکہ وہ آپ کی خدمت میں بھیجدیں۔ میرے بڑے بھائی کا انگوٹھا بھی شامل ہے۔

نشان انگوٹھا نذیر احمد ولد خیر دین } برادران حقیقی
" " اللہ دتا " " } اللہ رکھا گھٹیالیاں
۲۲/۸/۵۶

نقل خط اللہ رکھا

عزیزم نذیر احمد۔ السلام علیکم۔

جو کچھ قادیان میں مجھ پر گذرا اور جو کچھ گاؤں میں جھوٹ سچ پروپیگنڈے ہوئے۔ اور جو حالات آپ کے ساتھ گذرے وہ آپ کو معلوم ہے۔ اور آپ گاؤں والوں کی چالاکیوں سے خوب واقف ہیں۔ جو کچھ اب گاؤں میں افواہیں ہیں۔ وہ بھی آپ کو معلوم ہوں گی۔ مجھے کوئی موت کا ڈر نہیں۔ کیونکہ حق پر ہوں۔ اور میرا خدا میرے ساتھ ہے۔

آپ کسی سے جھگڑا وغیرہ نہ کریں۔ لوگ جو چاہیں۔ کچھ کہیں۔ مگر جماعت سے کوئی تعلق نہ رکھیں اور کوئی ان کو چندہ وغیرہ یا کسی کام میں حصہ نہ لیں۔ اور ہر طرح سے احتیاط کریں۔ میرے قتل کے درپے ہوں اور آپ کے دوست ہوں۔ آخر میں آپ کا بھائی ہوں مجھے جلد جواب دیں۔ یا ملنے کی کوشش کریں یا احمد مراثی کو بھیج دیں۔ والسلام۔ میں پھر تاکید کرتا ہوں۔ کہ کسی پر بھروسہ نہ کریں۔ خدا پر بھروسہ کریں۔ مجھے افسوس ہوتا ہے۔ کیا آپ کی آنکھوں کے سامنے محشر بپا نہیں۔ کیا آپ کے دل میں نہیں گذرا۔ کہ تیرے حقیقی بھائی کو قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ وہ زندہ بھی ہے یا نہیں۔ اس پر ضرور غور کریں۔ اللہ رکھا معرفت مولوی احمد یار برانڈرتھ روڈ اشاعت اسلام دفتر لاہور۔ دوسرا پتہ جو کہ ابھی صحیح تھا نفضل روڈ گیٹ لاہور (الفضل ۲۹-۸-۵۶)

۴۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے۔ خاکسار ضیاء الدین احمد قریشی۔ ایڈووکیٹ از لاہور۔ (الفضل ۲۹/۸/۵۶)

قریشی ضیاء الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کا خط

سیدی حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین مصلح الموعود مظہر الحق والعلاء ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبدالوہاب کے الفاظ کہ حضرت مسیح موعود نے تو اپنی اولاد کے لئے دنیا کی دعا مانگی تھی مگر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر گئے) سے مجھے سخت روحانی تکلیف ہوئی - کیونکہ یہ الفاظ واقعات کے خلاف اور بے بنیاد ہیں - گویا عبدالوہاب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام (نعوذ باللہ) ایک دنیاوی کام کرنے آئے تھے - اور دنیاوی جماعت پیدا کرنے آئے تھے (نعوذ باللہ)

میں چونکہ اس معاملہ میں موقعہ کا گواہ ہوں اسلئے اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر میں اپنا حلفی بیان ذیل میں پیش کرتا ہوں -

حضرت والد صاحب نے ۱۹۰۹ء میں مجھے تعلیم الاسلام کی چوتھی جماعت میں داخل کرایا عبدالحی صاحب مرحوم حضرت خلیفہ اول رضؓ کے بڑے صاحبزادے میرے کلاس فیلو اور بڑے گہرے دوست تھے - ان کے ساتھ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے گھر جانے ان کی مجلسوں میں بیٹھنے اور ان کی باتیں سننے کا اکثر اتفاق ہوتا تھا - اس کے علاوہ ان کے خطبات اور تقریریں بھی سنیں - اور قرآن کریم کے درسوں کے نوٹ آخر تک اپنی قلم سے لکھے - آخری چار درس حضرت نے اپنے گھر میں دئے تھے - کیونکہ آپ اس قابل نہیں تھے - کہ مسجد تک جا سکیں - اچھی طرح یاد ہے - کہ وہ درس لیٹے لیٹے دئے تھے - بہت مختصر ہوتے تھے - ان درسوں کے آخیر میں یہی فرمایا کرتے تھے - کہ میرا آخری وقت ہے - میں اپنے بچوں کو آپ کے سپرد کرتا ہوں - یہ فقرہ کچھ ایسے انداز میں فرماتے تھے - کہ سب حاضرین مجلس آبدیدہ ہو جاتے تھے - ان درسوں میں کبھی ایک دفعہ بھی یہ نہیں کہا تھا - کہ میں اولاد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں -

۲-۱ کے علاوہ ایک بہت اہم معاملہ ہے جسکی نسبت بھی اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اپنا حلفی بیان ذیل میں پیش کرتا ہوں -

مجھے ایک معاملہ میں ۱۵ یا ۱۶ جولائی ۱۹۵۷ء یعنی پچھلے مہینہ میں عبدالوہاب سے گفتگو کرنا پڑی - مختصر سی گفتگو کے بعد میں میاں شریف احمد صاحب کی مزاج پرسی کے لئے مسلم ٹاؤن باغ چلا گیا - چند منٹ کے بعد واپس آیا - تو میں نے میاں عبدالوہاب صاحب سے کہا - کہ میاں صاحب تو بہت ہی کمزور اور نحیف ہو گئے ہیں - ہماری فٹ بال ٹیم کے کپتان تھے نہایت اعلیٰ صحت تھی - اس پر عبدالوہاب نے کہا مگر اسکی وجہ یہ ہے - کہ ان کی مالی حالت بہت خراب ہو گئی ہے - اور وہ لوگوں کا روپیہ لیکر کھا گئے ہیں - میاں بشیر احمد صاحب بھی اس جرم میں شریک ہیں - کیونکہ وہ ان کو لوگوں کا روپیہ لیکر دیتے رہے ہیں -

اس کے علاوہ ان کے بڑے بھائی جو حضرت خلیفۃ المسیح اور امیر المومنین اور مظہر الحق والعلاء اور کیا کیا کچھ کہلاتے ہیں - ان کا بھی یہی حال ہے - (اس پر حضور نے فرمایا - "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" مرزا محمود احمد)

میں نے کہا وہ کیسے تو عبدالوہاب نے کہا کہ آپ تو قادیان میں مدت تک پڑھتے رہے ہیں حضرت خلیفہ اول رضؓ کے گھر بھی آپ کا آنا جانا تھا - آپ کو بخوبی علم ہے - کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کا کتنا بڑا نام تھا - اور کہا کہ کسی پیر نے اپنے مرید کی اتنی تعریف نہیں کی - جتنی کہ حضرت مسیح موعود نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کی کی ہے - موجودہ خلیفہ صاحب ان کے نام کو مٹا رہے ہیں میں نے کہا وہ کیسے وہ کہنے لگے - کہ نور ہسپتال کا نام بدل کر فضل عمر ہسپتال کر دیا گیا ہے - میں نے کہا اس کا نہایت معقول جواب حضرت اقدس کی طرف سے دے دیا گیا ہے - عبدالوہاب نے کہا نامکمل جواب دیا گیا ہے - نور ہسپتال کے نام سے یہ لوگ روپیہ لیکر کھا گئے ہیں - جب وہ روپیہ ہضم کر چکے - تو انجمن نے نام بدلنے کی تجویز پیش کر دی - اور حضرت صاحب نے اس تجویز کو منظور کر لیا - جب حضرت صاحب کو علم تھا - کہ انجمن روپیہ لیکر کھا گئی ہے - تو انہوں نے ایسی منظوری کیوں دی -

(حضور نے فرمایا - جماعت اس بات کو جانتی ہے - کہ نور ہسپتال کے نام پر پارٹیشن کے بعد انجمن نے کوئی روپیہ جماعت سے نہیں لیا - اور یہ بات اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد اول درجہ کی کذاب ہو چکی ہے - ہر احمدی چونکہ اپنے چندے سے واقف ہے - اس لئے جانتا ہے - کہ اگر یہ شہادت صحیح ہے تو حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کذاب ہے)

زندگی میں پہلی بار میں نے اس قسم کی باتیں سنیں اور میں ان باتوں کے سننے کو تیار نہ تھا - اسلئے مجھے سخت صدمہ ہوا - اور میں وہاں سے فوراً چلا آیا - دل میں خیال کیا کہ عبدالوہاب تو حضرت صاحب کا بہت قریبی رشتہ دار ہے - اور حضرت صاحب نے اس خاندان سے سلوک بھی بہت شاندار (باقی ص ۵ پر)

مکرم مولوی نورالحق صاحب انور مبلغ امریکہ کیطرف سے حضور کی خدمت میں ایک خط

مولوی عبدالمنان صاحب عمر کا اقرار کہ ان کا غیر مبائعین کیساتھ خاص تعلق ہے -

نیویارک ۲۵ اگست ۱۹۵۷ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز -
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

میرے پیارے آقا! چند روز ہوئے اپنے ایک خط میں عرض کر چکا ہوں - کہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر کا یہاں سے جلد روانہ ہونے کا ارادہ معلوم ہوتا ہے - مولوی صاحب ۲۱ اگست تک بوسٹن میں تھے - ۲۱ اگست کو باسٹن کے ایک دوست سے معلوم ہوا کہ وہ نیویارک آرہے ہیں - چنانچہ وہ اسی دن یہاں آئے - لیکن باوجود کوشش کے مجھے ان کی جائے قیام کا پتہ نہ چل سکا - میری ایک کتاب ان کے پاس تھی - وہ انہوں نے بذریعہ ڈاک مجھے بھیجی - اس کے ذریعہ ان کے جائے قیام کا پتہ چل گیا - لیکن فون کرنے پر معلوم ہوا - کہ وہ یہاں سے جا چکے ہیں - غالباً ۲۳ اگست کو وہ یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں - لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ یہاں سے سیدھے پاکستان جائیں گے - یا راستہ میں کہیں اور ٹھہریں گے - بہرحال نیویارک میں جماعت کا کوئی دوست انہیں ملا تک نہیں جب وہ جولائی میں یہاں سے گذرے تھے - اس وقت بھی سوائے ایک دوست کے ان کو کوئی نہیں ملا -

میرے آقا - مولوی صاحب کے متعلق ایک دو باتیں اور عرض کرنا چاہتا ہوں - ایک تو یہ کہ جب وہ جولائی میں پہلا نیویارک میں آئے تھے - تو انہوں نے مجھے اپنی ایک تصویر دکھائی جو جہاز میں لی گئی تھی - اور مجھے انہوں نے بتایا - کہ جہاز میں ایک خاص کنسرٹ (Concert) ہوا تھا - اس موقعہ کی یہ تصویر ہے - مولوی صاحب تصویر میں صف اول میں بیٹھے تھے - عموماً کنسرٹ میں سوائے ناچ اور گانے کے اور کچھ نہیں ہوتا -

دوسرے باسٹن میں باتوں باتوں مولوی صاحب نے مجھے کہا - کہ پیغامی اکابرین ان کے ساتھ خاص تعلق رکھتے ہیں - ایسا تعلق جماعت کے لوگ بھی نہیں رکھتے - اور یہ کہ ربوہ میں بھی پیغامیوں نے یہ تعلق نہیں توڑا - اور بعض اوقات پشاور سے ربوہ تک کا سفر بعض پیغامی صرف ملاقات کی خاطر کرتے تھے -

میں یہ ذکر کرنا پہلے اپنے خط میں بھول گیا تھا - کہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر نے میرے دریافت کرنے پر اس بات کا اقرار کیا تھا - کہ اغلباً میں نے لاہور جاکر مولوی عبدالوہاب صاحب عمر سے یہ تذکرہ کیا تھا - کہ حضور مری تشریف لے جا رہے ہیں" -

مکرم مولوی نورالحق صاحب انور کے اس خط سے دو باتیں بالکل واضح ہو جاتی ہیں - اول یہ کہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر کے عرصہ سے پیغامیوں کے ساتھ خاص تعلقات ہیں - دوم یہ کہ مولوی عبدالمنان صاحب نے ہی لاہور جاکر عبدالوہاب صاحب کو یہ بتایا تھا - کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مری جانے والے ہیں - گویا اس بات کی تصدیق ہوئی - کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نقل و حرکت کی خبر ایک دوسرے کو پہنچائی جا رہی تھی - مولوی عبدالوہاب صاحب نے جو خط اللہ رکھا کو لکھا (جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے) وہ صاف بتاتا ہے - کہ انہوں نے یہ خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نقل و حرکت کا علم ہو جانے کے بعد لکھا - مولوی عبدالوہاب صاحب کو یہ علم مولوی عبدالمنان صاحب کے ذریعہ سے ہوا - اور قوی شبہ ہے - کہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر کو یہ علم میاں عبدالرحیم احمد کی معرفت ہوا - کیونکہ مری میں مکان کی تلاش کے لئے وہی گئے تھے - اور ان کی واپسی کے بعد ہی یہاں ربوہ میں فیصلہ کیا گیا تھا - کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مری تشریف لے جائیں گے -

اگر میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے حضور کے مری جانے کا ذکر میاں عبدالمنان صاحب سے نہیں کیا تھا - (جیسا کہ وہ کہتے ہیں) تو وہ بتائیں کہ میاں عبدالمنان صاحب کو اس کا علم کیسے ہو گیا - (الفضل ۹/۱ ۵۷)

معذرت

نظارت ہذا کی طرف سے بعض خطوط جو سیکرٹریان تعلیم و تربیت کو بھجوانے تھے - کلرک متعلقہ کی غلطی سے بعض مبلغین کے نام بھجوا دئے گئے ہیں - جسکی وجہ سے مبلغین صاحبان کو علاوہ پریشانی کے شکوہ کا بھی موقعہ ملا ہے - نظارت ہذا کو اس دفتری غلطی کا افسوس ہے -

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کیساتھ اخلاص و عقیدت و محبت کے عہد کی تجدید

منافقین کے موجودہ فتنہ سے احبابِ جماعت کا شدید تنفر و بیزاری کا اظہار

(۵)

مجلس خدام الاحمدیہ تیماپور

مورخہ ۲۳ر اگست بعد نماز مغرب بمقام مکہ مسجد تیماپور اجلاس کیا جاکر اس میں منافقین کی فتنہ پردازی شرانگیزی کی متفقہ طور پر پُر زور مذمت اور ملامت کی گئی اور ان کی شرارت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حقارت اور بیزاری کا اعلان کرتے ہیں اور نیز سیدنا خلیفۃ المسیح سے والہانہ محبت کیساتھ سچے دل سے وابستہ و پیوستہ ہو کر نظام خلافت کیساتھ غیر متزلزل و بے پایاں وفاداری کا اظہار کرتے ہیں (نیچے ۳۰ اراکین مجلس کے دستخط ثبت ہیں)

جماعت احمدیہ کرنول

حضور پُرنور کے خطبات جو اخبار کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں اس موجودہ فتنہ اللہ رکھا اور دوسرے منافقین کا علم ہوا۔ آج بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ کرنول متفقہ طور پر ان بدبختوں سے بیزاری کا اظہار کرتی ہیں۔ جنہوں نے حضور کے خلاف بغاوت کر کے جماعت میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور جماعت احمدیہ کرنول خلافت حقہ سے عقیدت و کامل اطاعت کا عہد کرتے ہیں (سید محمود علی اختر سکریٹری جماعت احمدیہ کرنول)

سمبلپور

جماعت احمدیہ سمبلپور کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ریزولیشن پاس ہوا۔

ہم احمدیان جماعت احمدیہ سمبلپور متفقہ طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کو خلافت راشدہ حقہ تسلیم کرتے ہیں حضور کے دامن سے اپنے آپ کو وابستہ کرنے میں ہی فلاح دارین سمجھتے ہیں۔ حضور کی خلافت کو باعث رحمت و نعمت عظمیٰ و موجب رضائے الٰہی یقین کرتے ہیں۔

(۲) شقی اللہ رکھا اور اسکے جملہ ساتھیوں کو ہم نہ صرف نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں بلکہ ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ خاکساران:۔

سید قمر احمد صدر انجمن احمدیہ سمبلپور۔ قمر علی سکریٹری مال سمبلپور۔ سید مشتاق احمد دعوت و تبلیغ سمبلپور میاں نور الحق۔

لجنہ اماء اللہ مدراس

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ مدراس جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں حضور پرنور سے اپنی عقیدت و وفاداری کا اظہار کرتی ہیں۔ ہم سب صدق دل سے حضور کو خلیفہ برحق اور مصلح موعود یقین کرتی ہیں۔ ہم سب ہر ایسے شخص سے برأت و نفرت کا اظہار کرتی ہیں۔ جو حضور کی شان مبارک یا منصب خلافت کے بارہ میں اپنی بدظنی اور منافقت کا اظہار کرے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور حضور کی ذات گرامی سے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے جو وعدے وابستہ ہیں وہ جلد پورے ہوں حضور بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ایمان اور عقیدت پر قائم رکھے۔ آمین

(یہ ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ مدراس ۱۷/۸/۵۶)

جماعت احمدیہ تیماپور

مورخہ ۲۰ر اگست کو بمقام مکہ مسجد جماعت احمدیہ تیماپور کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جماعت نے متفقہ طور پر منافقین سے سخت بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ سے اپنی عقیدت و محبت کی قرارداد پاس کی اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر قائم رہنے کی توفیق دے۔

خاکسار۔ قریشی نذیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تیماپور۔

جماعت احمدیہ کیتی (ریاست میسور)

ہم جملہ افراد جماعت اپنے فتنہ باز لوگوں کی سخت مذمت کرتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ ہم خلافت حقہ سے تازیست وفاداری اور عقیدت رکھتے ہیں

خاکسار۔ بی کے عبدالوحید پریذیڈنٹ مع افراد جماعت

جماعت احمدیہ یادگیر دکن

(ریزولیشن) جماعت احمدیہ یادگیر کا یہ ہنگامی اجلاس اللہ رکھا کی شرارت کو جو وہ مختلف جماعتوں میں پھیلا رہا ہے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اسی طرح ان لوگوں کے خلاف بھی بیزاری و نفرت کا اظہار کرتا ہے جو اپنے بدباطن شخص کو اپنا بھائی یا دوست سمجھتے ہیں۔

نیز جماعت احمدیہ یادگیر کا یہ اجلاس حضور سے عرض کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ یادگیر کے جملہ افراد حضور ہی کو مصلح موعود اور خلیفہ برحق یقین کرتے ہیں۔ ہم نے حضور کے ذریعہ سے زندہ خدا کو دیکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضور کے ذریعہ ہی سے ہمیشہ جماعت کی حفاظت فرمائی ہے۔ اور وہ آپ کی تنظیم اور حسن تدبر اور دعاؤں سے اسلام کو سارے دنیا پر پھیلا دیا ہے (نیچے ۱۲ افراد جماعت کے دستخط ثبت ہیں) نیز اسی قسم کی قرارداد مع ۲۷ ممبرات کے دستخطوں کے لجنہ اماء اللہ یادگیر کی طرف سے بھی موصول ہوئی ہے۔

ظہیر آباد دکن

نماز جمعہ میں ۷ر اگست کے اخبار بدر میں جو منافقین کی سرگرمیوں کی تفصیل آئی تھی پڑھ کر سنایا گیا۔ سب نے شقی اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی ناپاک حرکت کی شدید مذمت کی اور بانیٔ فتنہ خبیث اللہ رکھا سے سخت بیزاری کا اظہار۔ یا ہم حضور پُرنور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو یقین دلاتے ہیں کہ حفاظت خلافت کیلئے اپنی جان مال اور اولاد کو ہر وقت قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔

خادم دین شیخ علی احمدی خیاط ظہیر آباد ضلع بیدر شریف۔ حیدرآباد دکن

جماعت احمدیہ بیگوسرائے (مونگیر)

ہم ممبران جماعت احمدیہ بیگوسرائے نے ایک میٹنگ منعقد کر کے حسب ذیل ریزولیشن بخدمت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بنصرہ العزیز پیش کرتے ہیں:۔

"ہم لوگ حضور کی خلافت کو رحمت الٰہی تصور کرتے ہیں اور دامن خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے شب و روز دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو بحفظ و امن رکھ کر حضور کے وجود اقدس کو بابرکت اور مفید بنائے۔ اور حضور کے ذریعے اکناف عالم میں احمدیت کی اشاعت کرے اور احمدیت کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرے۔ آمین

جو فتنہ بدقسمتی سے رونما ہوا ہے اس پر ہم لوگ اظہار نفرت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دفع کرے اور فتنہ پردازوں کی خدا اصلاح فرمائے۔ (نصیر الدین وکیل)

مظفر پور

آج مورخہ ۲۲ر اگست ۱۹۵۶ء بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ مظفر پور کے ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغامات کی روشنی میں متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

جماعت احمدیہ مظفر پور کا یہ ہنگامی اجلاس اللہ رکھا اور اسکے ساتھیوں کی شرارت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا اور ان سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

نیز جماعت احمدیہ مظفر پور کے جملہ افراد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر "مدینہ والا معاہدہ" کرتے ہیں۔ اور عہد کرتے ہیں کہ اپنی تمام زندگی خلافت کیساتھ وابستہ رکھیں گے۔ (نیچے ۱۳ افراد جماعت کے دستخط ہیں)

جماعت احمدیہ نظام آباد

ہماری جماعت نے ۱۹ر اگست ۱۹۵۶ء کو ظہر کے ساتھ حضور کی خدمت میں اپنی خلافت سے مخلصانہ وابستگی و منافقین اور انکے ہمنواؤں سے تنفر کا ریزولیشن روانہ کیا۔

سید منظور احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نظام آباد

جماعت احمدیہ امروہہ

جملہ جماعت ہائے امروہہ اللہ رکھا اور اس کے خبیث اور منحوس ساتھیوں سے سخت بیزاری کا اظہار کرتی ہے۔

ضمیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امروہہ

جماعت احمدیہ کانپور

ہم احباب جماعت احمدیہ کانپور حضرت خلیفۃ المسیح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت حقہ پر کامل یقین کی تجدید کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ اللہ رکھا اور اسکے معاونین نیز منافقین سلسلہ سے ہر طرح سے بیزار رہیں گے اور ہرگز ہرگز ایسے لوگوں سے تعلق نہ رکھیں گے۔

ظفر عالم جماعت احمدیہ کانپور

بسمہ

جملہ جماعت اور خاکسار کا ایمان ہے کہ بغیر خلافت کے ہماری احمدیت قائم نہیں رہ سکتی ہم لوگ بغیر خلافت کے ایک منٹ بھی نہیں مل سکتے اگر اس خلیفہ کو جس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا آج بھی اس کو چھوڑ دیں تو قیامت کے روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا منہ دکھائیں گے۔

ڈاکٹر سید جلال الدین

جماعت احمدیہ ماتاپور (جموں کشمیر)

آج مورخہ ۲۴/۸/۵۶ کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ ماندوجیر کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں منافقین کی فتنہ انگیز سرگرمیوں کی پُر زور مذمت کی گئی اور سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات اقدس اور نظام خلافت کے ساتھ وابستگی اور وفاداری کا اظہار کیا گیا۔ اور مدینہ والا معاہدہ تحریر کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی قرارداد پاس کی گئی (نیچے جملہ افراد جماعت کی طرف سے ۳۳ نمائندگان کے دستخط و نشان ہائے انگوٹھے ثبت ہیں)

جماعت احمدیہ شموگہ

ہم تمام احمدی حضور کی خدمت میں عہد کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی موعود برحق ہیں۔ ہم آخری دم تک خلافت حقہ کے ساتھ اپنی پوری وفاداری رکھیں گے۔ خواہ ہمیں اس مقصد کیلئے ہر قسم کی جانی۔ مالی قربانی ادا کرنی پڑے۔ ہماری یہ تحریر مدینہ والا معاہدہ کے ماتحت اظہار وفاداری ہے۔

بطور سند قائم رہے گی۔ خاکساران

سید مدار احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شموگہ ایس کے سید قریشی۔ ایم کریم خاں۔ ایس۔ کے اختر حسین۔ بی۔ ایس

جماعت احمدیہ جمگاؤں

آج مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۵۶ء بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ جمگاؤں ڈاکخانہ پوریپی ضلع بھاگلپور کے تمام مرد و زن نے ہنگامی اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرار داد منظور کی ہے۔

جماعت احمدیہ جمگاؤں کا یہ ہنگامی اجلاس اللہ رکھا اور اسکے ساتھیوں کی شرارت کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اس سے سخت بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

نیز جملہ دستخط کنندگان قرار داد ہذا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کو مصلح موعود اور خلیفہ برحق یقین کرتے ہوئے حضور کی ذات گرامی سے اپنی عقیدت اور وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز خدائے تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت اور سلامتی کی لمبی عمر عطا کرے اور حضور کی ذات سے جو پیشگوئیاں اور غلبہ اسلام وابستہ ہیں ان کو جلد مکمل طور پر پورا کرے آمین۔ (نیچے ۲۰ بیس افراد جماعت انصار و خدام واطفال کے دستخط ثبت ہیں۔)

کیرنگ

آج مورخہ ۸/۵۶ء کو جماعت احمدیہ کیرنگ کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا جس میں اللہ رکھا اور اسکے ساتھیوں کی شرارت کے بارے میں حسب ذیل ریزولیشن پاس ہوا

(۱) ہم تمام عہدیداران۔ ممبران خدام الاحمدیہ و نیز افراد جماعت احمدیہ کیرنگ ان بدبختوں کے خلاف دلی بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ ہم ایک لمحہ کیلئے بھی ایسے بد باطن شخص و اشخاص کے ساتھ کوئی رواداری برتنے کو تیار نہیں ہیں۔ جو کہ نظام خلافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف منافقت پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے صحیح رستہ پر گامزن رکھے آمین

(۲) اس کے ساتھ ہم سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم حضور کے امام برحق خلیفۃ المسیح مامور وقت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے جانشین ہونے پر کامل ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ اور علی وجہ البصیرت اعلان کرتے ہیں کہ حضور وہ موعود خلیفہ ہیں جن کے ساتھ اسلام و سلسلہ احمدیہ کا غلبہ و ترقی وابستہ ہے۔ حضور کی غلامی میں ہی ہمارے ایمان کی سلامتی ہے ہم اس ایمان و یقین پر قائم رہیں گے اور اسی پر مریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

(دستخط ۱۵۰ افراد جماعت کیرنگ)

جماعت احمدیہ مونگھیر (بہار)

آج مورخہ ۲۶ر اگست ۱۹۵۶ء کو جماعت کا ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں اللہ رکھا اور اسکے ساتھیوں کی شر انگیزیوں اور فتنہ پردازی پر سخت نفرت و حقارت کا اظہار کیا گیا۔

ہم عہد کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مونگھیر کا ہر فرد خلافت حقہ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہ کرے گا

(سید عبد الغفار احمدیہ کولونی امیر جماعت سعید پور مونگھیر)

خانپور ملکی

آج تاریخ ۱۷ر اگست ۱۹۵۶ء بعد نماز جمعہ احباب جماعت احمدیہ خانپور ملکی کا ایک اجتماع ہوا جس میں منافقین کی شرارت سے سخت بیزاری اور نفرت کا اظہار کیا گیا۔ اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت کے ساتھ کامل اطاعت و اعتماد کا اقرار کیا گیا اور حسب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت نے کھڑے ہو کر مدینۃ والا معاہدہ دہرایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد پر ہمیشہ ہمیش قائم رہنے کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار محمد عاشق حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور ملکی (بہار)

پنکال

آج مورخہ ۳۱ر اگست بعد نماز جمعہ مکرم جناب مولوی سید فضل عمر صاحب کسٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خلافت کے برکات اور خلیفہ وقت کی اطاعت پر پُر از معلومات تقریر کی اور جماعت احمدیہ پنکال صوبہ اڑیسہ کے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ نے دشمنان خلافت سے سخت نفرت اور بیزاری کا ریزولیشن پاس کیا اور مدینۃ والے معاہدہ کا اقرار کیا۔ خاکسار

محمد فرقان علی صدر جماعت احمدیہ پنکال۔ صوبہ اڑیسہ

رائحہ مسکرا

ہم تمام افراد جماعت اللہ رکھا اور اس کے تمام بد قماش ساتھیوں کو احمدیت و اسلام کا بدترین دشمن اور خبیث منافق سمجھتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اپنی معاندانہ و منافقانہ ریشہ دوانیوں سے جماعت کے شیرازہ کو اپنے خیال سے برباد کرنا چاہتے اور ہمارے آقا اولوالعزم خلیفۃ المسیح کو جن پر ہماری جانیں۔ مال۔ اولادیں قربان ہوں ان کے موت کے متمنی ہیں۔ ہم ہم سب ان خبیث منافقین انتہا درجہ نفرت علیحدگی اور بیزاری کا اظہار کرتے اور حضور پُر نور کے دامنِ خلافت میں رہ کر ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔ اور دلی عقیدت سے وابستگی کے عہد کی تجدید کرتے ہیں۔

خاکساران طالبان دعاء

جماعت احمدیہ رائحہ مسکرا۔ انور محمد احمدی اسرار محمد۔ عبد الکریم۔ وحید الحسن۔ انوار محمد۔

آسنور کشمیر

مورخہ ۱۷/۸/۵۶ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ آسنور کشمیر میں جماعت احمدیہ آسنور و کوریل کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت منعقد ہوا جس میں اخبار بدر میں شائع شدہ منافقین کے متعلق شہادتوں اور حضور کے اعلانات کی روشنی میں جماعت نے بالاتفاق حسب ذیل قرار دادیں پاس کیں

(۱) جماعت احمدیہ آسنور و کوریل کا یہ نہایت اہم اجلاس اللہ رکھا۔ غلام رسول۔ عبد الوہاب عمر وغیرہم منافقین کی خلافت راشدہ حقہ کے خلاف ریشہ دوانیوں اور ناپاک کارستانیوں کے خلاف انتہائی نفرت و بیزاری کا اعلان کرتا ہے۔

(۲) جماعت کا یہ اجلاس حاضرین و جملہ جماعت کی طرف سے حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت حقہ پر کامل یقین و ایمان رکھتے ہوئے دامان خلافت کیساتھ وابستگی و عقیدتمندی کا اظہار اور اطاعت گزاری و وفاشعاری کے مخلصانہ عہد و پیمان کی تجدید کرتا ہے۔ خاکسار

عبد الرحمٰن موصی نمبر ۲۳۱۳ سکرٹری وصایا موضع آسنور

بھدرک اڑیسہ

مورخہ ۱۷/۸/۵۶ کو جماعت احمدیہ بھدرک کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرار داد پاس ہوئی۔

یہ اجلاس منافقین و منکرین خلافت سے شدید نفرت کا اظہار و خلافت سے اخلاص و محبت و عقیدت کرتے ہوئے ان تمام بدبختوں سے جو کسی نہ کسی رنگ میں خلافت حقہ کے خلاف ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں بالخصوص عبد الوہاب صاحب عمر سے سخت بیزاری و نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اپنے محبوب آقا و مطاع سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں اپنی کامل وفاداری اور خلافت سے کامل وابستگی کا اظہار کرتا ہے۔ خاکسار

سید محمد زکریا احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرک

جماعت احمدیہ منار گھاٹ

(قرار داد) ہم تمام ممبران جماعت احمدیہ منار گھاٹ (مالابار) اللہ رکھا اور دیگر منافقین کے ان شنیع حرکات و شازشوں اور شیطانی کرتوتوں سے جو انہوں نے ہمارے واجب الاطاعت امام حضرت اقدس سیدنا امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف کئے ہیں نہایت متنفر اور بیزار ہیں۔ اور ہم تمام احمدیان منار گھاٹ حضور اقدس کو ہی خلیفہ برحق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی جانشین یقین کرتے ہوئے حضور سے یہ عہد دہراتے ہیں کہ ہم تازیست حضور کے ہر طرح فرمانبردار اور مطیع رہیں گے۔ اور کسی بھی وسوسہ ڈالنے والے کے فتنہ سے گمراہ نہیں ہونگے۔ انشاء اللہ و باللہ التوفیق۔

ہم ہیں خاکساران ممبران جماعت احمدیہ منار گھاٹ (نیچے آٹھ ممبران کے دستخط ثبت ہیں)

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد

مورخہ ۲۴ر اگست بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کا اجلاس منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل ریزولیشن متفقہ پاس کیا گیا۔

یہ اجلاس اللہ رکھا اور اسکے ساتھیوں کے فتنہ انگیزیوں سے سخت نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ اور ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اس فتنہ کو نیست و نابود کردے آمین۔ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کی تمام ممبرات اس موعود خلافت کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کو باعث نجات و رحمت سمجھتی ہیں۔

(نیچے ۱۹ ممبرات کے دستخط ہیں)

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ دکن

(قرارداد) ہم بالاتفاق اللہ رکھا اور اسکے ہم خیال لوگوں کو منافق اور فتنہ پرداز تصور کرتے ہوئے نفرت کا اظہار کرتی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ برحق تسلیم کرتی ہیں۔ اور ہم سب کا عقیدہ خلافت کے ساتھ تازیست وابستہ رہیگا۔ (ممبرات لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ)

لجنہ اماء اللہ شاہجہان پور

بحضور آقائی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہم سب ممبرات لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور مفسدوں فتنہ پردازوں سے نفرت بیزاری کا اظہار کرتی ہیں اور ہم سب فرداً فرداً اور من حیث الجماعت اقرار کرتی ہیں کہ حضور والا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ ثانی برحق ہیں*

* اور حضور ہی کی ذات والا صفات پیشگوئی پسر موعود اور مصلح موعود کی مصداق حقیقی ہے اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو حضور کی فرمانبرداری کی توفیق بخشے۔ (نیچے ۱۸ ممبرات کے دستخط ثبت ہیں)

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

مختلف مقامات میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

حیدرآباد دکن

مورخہ ۲۶ راگست ٹھیک دس بجے صبح احمدیہ جوبلی ہال میں بصدارت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد وسکندرآباد جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد سیٹھ غلام محمود صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر حافظ صالح محمد صاحب الہ دین سکندرآباد نے فرمائی جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش، سیرت اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر رہا۔ دوسری تقریر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیری نے فرمائی۔ آپ نے مرشد اور مرید کے مقام اور حقیقت کو واضح کرتے ہوئے دونوں کے مابین کیا تعلق ہوتا ہے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امت محمدیہ کی موجودہ حالت کا اظہار کرتے ہوئے اسکی اصلاح یعنی عمل اور نمونہ وتبلیغ پر آپ نے زیادہ زور دیا اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور خاص طور پر مکی زندگی اور مدنی زندگی کے حالات وصحابہ کرامؓ کا عشق و جذبہ خدا اور اسکے رسول کے ساتھ کس طرح تھا۔ اظہار فرمایا۔ اسکے بعد مکرم رحمت اللہ صاحب غوری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ؎ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے۔ خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بالآخر مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی تقریر میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی غرض وغایت اور آپ کی تعلیم یعنی توحید پر آپ نے زیادہ زور دیا۔ اور مختلف مثالوں سے توحید کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ ۱۲ بجے ختم ہوا۔

(ایم۔ محمد عبدالحی سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن۔)

شاہجہانپور

خداتعالیٰ کی توفیق اور اسکے فضل وکرم سے امسال بھی جماعت احمدیہ شاہجہانپور نے حسب دستور سالانہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظام کیا۔ حسب پروگرام جلسہ پونے آٹھ بجے زیر صدارت جناب سید عنایت علی خان صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شاہجہانپور شروع ہوا۔ سب سے اول قرآن پاک کی تلاوت محمد عقیل صاحب قریشی نے خوش الحانی سے کی۔ نظم مکرم محمد لٰسین خاں صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم محمد فاروقی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ٹھوس معلومات پر مشتمل مدلل مضمون پڑھا۔ دوسرا مضمون مکرم محمد صادق صاحب قریشی نے پڑھ کر سنایا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات اور ان کے حقوق پر مشتمل تھا۔ اسکے بعد مکرم محمد عقیل صاحب قریشی کی تقریر ہوئی جس کا موضوع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان کی حیثیت سے۔ تقریر میں آپ نے بیان کیا۔ کہ روحانی دنیا اور مادی دنیا میں تمام انسانوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کامل نمونہ ہیں۔ پیدائش سے لیکر وفات تک جس قدر مراحل ہیں سے کوئی انسان گذر سکتا ہے۔ ان تمام مراحل میں سے ہر ایک مرحلہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامل نمونہ تھے۔ آپ بچوں کیلئے۔ یتیموں کے لئے۔ نوجوانوں۔ بوڑھوں۔ غرباء۔ امراء۔ بادشاہ۔ جرنیل حاکم۔ سخی۔ غم زدہ اور مسرور انسان غرضیکہ انسانی زندگی کے لئے کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی کے واقعات سے حضورؐ کے اسوہ حسنہ کی تائید کی۔

دوسری تقریر خاکسار خورشید احمد کی ہوئی جس میں کتب گذشتہ کی پیشگوئیاں بیان کرکے بتایا گیا۔ کہ وید۔ توراۃ اور دیگر صحف انبیاء علیہم السلام کی ہزاروں سال پہلے کی پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پوری ہوئی ہیں۔ خداتعالیٰ کا منشاء تھا۔ کہ آخری زمانہ میں تمام قوموں کے لئے ایک ہی رسول اور ایک ہی ہدایت نامہ ہو۔ تا دنیا ایک مرکز پر جمع ہو جائے۔ سابقہ کتب کی پیشگوئیاں اس موعود رسول کے وجود میں پوری ہوکر خدا کے منشاء کو فعلی رنگ میں ہوا ثابت کرتی ہیں۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم (قرآن مجید) پر دنیا کی اقوام طوعاً وکرہاً عمل کر رہی ہیں۔

تیسری تقریر مولوی محمد ہاشم صاحب بخاری ہیڈ ماسٹر کی ہوئی۔ مولوی صاحب مولوی فاضل اور صاحب علم انسان ہیں۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی پیدائش سے لیکر وصال تک مکمل زندگی کے واقعات پر سیر کن تقریر فرمائی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ آخر میں منشی عبدالمجید صاحب نے اپنا قیمتی مضمون آنحضرت صلعم کی سیرت پر مشتمل پڑھ کر سنایا۔ دو تقریروں کے درمیان میں محترم محمد عقیل صاحب اور عزیزم محمد حنیف صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت بیان کرنے کے لئے اگر تمام انسان اور سارے اوقات بھی متعین کر دئے جائیں۔ تو پھر بھی حضور پر نور کی سیرت بیان نہیں ہو سکتی۔ چہ جائیکہ اس تھوڑے سے وقت میں ہی اس ذات گرامی کے فیوض اور برکات کا احاطہ کیا جا سکے۔ صدر صاحب کی اجازت سے مولوی محمد ہاشم صاحب بخاری نے دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت جلسہ ۱۰½ بجے بخیروخوبی ختم ہوا۔ اس جلسہ کی کامیابی ڈاکٹر محمد عابد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا عطا فرمادے۔ آمین۔ خاکسار خورشید احمد پربھاکر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شاہجہانپور

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور۔

اسی روز مستورات لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک الگ اجلاس زیر صدارت بیگم حاجی عبدالحمید صاحب صدر لجنہ اماء اللہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نظمیں پڑھیں۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات کی بچیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر مضامین پڑھے۔ چند معزز غیر احمدی بہنیں بھی شامل ہوئیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (اہلیہ محمد فاروقی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور)

لجنہ اماء اللہ قادیان

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۶ اگست بروز اتوار چار بجے شام زیر انتظام لجنہ اماء اللہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ استانی امۃ الحفیظ صاحبہ۔ ناصرہ بیگم صاحبہ۔ انیسہ بیگم صاحبہ۔ امینہ بیگم صاحبہ۔ معراج سلطانہ صاحبہ اور امۃ اللطیف صاحبہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی۔ اور حضرت پیدائش حضور کی حیات طیبہ آپ کے کارنامے۔ آپ کے احسانات اور آپ کے اخلاق فاضلہ کو بیان کیا۔ دوران جلسہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نظمیں پڑھی گئیں۔ آخر میں صدر صاحبہ نے مستورات کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (فہمیدہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)۔

یادگیر۔ دکن۔

مقامی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جلسہ سیرت النبی ۲۴ راگست کو کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا مستورات کی تعداد ۴۰ کے قریب تھی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ۔ آپ کے حالات زندگی۔ اور آپ کے سوانح پاک پر امۃ السلیم صاحبہ۔ فاطمہ بیگم صاحبہ۔ احمدی بی صاحبہ اور طاہرہ بیگم صاحبہ نے تقریریں کیں۔ آخر میں خاکسارہ کی تقریر کے بعد جلسہ دعا کے ساتھ برخاست کیا گیا۔

(احمدی بیگم صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر)

سکندرآباد دکن۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۵ راگست کو زیر انتظام لجنہ اماء اللہ سکندرآباد منعقد ہوا۔ مستورات کافی تعداد میں جمع ہوئیں۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد محترمہ عالیہ سلطانہ محترمہ علیمہ بیگم صاحبہ اور محترمہ ماجدہ بیگم نے آپ کی سیرت اور تعلیم پر تقریریں کیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (عصمت بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکندرآباد)

چنتہ کنٹہ۔ دکن۔

زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مقامی جلسہ سیرت النبی بعد نماز مغرب منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حمد و دالی نظم تمام لڑکیوں نے ملکر پڑھی۔ خاکسار صدر لجنہ اماء اللہ نے آپ کی ابتدائی زندگی اور آپ کے عورتوں پر احسانات بیان فرمائے۔ بعد النساء بیگم نے آپ کی زندگی کے حالات اور عزیزہ بیگم نے آپ کی حدیثیں سنائیں۔ اسکے بعد حمیدہ بیگم اور محمودہ بیگم نے آپ کا صبر وتحمل اور آپ کی زندگی کے حالات بیان فرمائے۔ اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(امۃ العزیز صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ)

سونگڑہ حلقہ ۳

لجنہ اماء اللہ سونگڑہ کی طرف سے جلسہ سیرت النبی ۲۶ اگست کو زیر صدارت امارت النساء صدر لجنہ اماء اللہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت۔ غلاموں کی آزادی۔ عورتوں سے حسن سلوک۔ عفو کی تعلیم پر مختلف مضامین پڑھے گئے۔ دوران جلسہ میں آپؐ کی شان میں ایک نعت پڑھی گئی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (صالحہ تبرا سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سونگڑہ حلقہ ۳)

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جماعت ہائے ہندوستان کے نام

(حضور کی خدمت میں جماعت ہائے ہندوستان کی موجودہ تعلیمی و تربیتی حالت اور مبلغین کا ذکر آنے پر حضور نے احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے نام جو پیغام دیا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اور جماعتوں کے عہدیداران و دیگر افراد سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ حضور کے اس ارشاد پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کریں گے۔ پریذیڈنٹ صاحبان اپنی جماعتوں میں اور مبلغین اپنے حلقوں میں اس کا انتظام کر کے ممنون فرماویں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

"چونکہ اس وقت ہندوستان میں جماعتوں کی تعداد کے اعتبار سے مبلغین بہت کم ہیں۔ اور وہ تمام جماعتوں کی کما حقہٗ نگرانی اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہیں کر سکتے۔ اس لئے احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کی خود کوشش کریں۔ اور وہ اس طرح کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو جماعت کا ہر شخص زیر مطالعہ رکھے۔ تا کہ اس کے علم میں اضافہ ہو۔ اور اس کی روحانیت ترقی کرے۔ آپ کی کتب میں علم و عرفان کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ جن کے حصول کے لئے صرف تھوڑی سی کوشش درکار ہے۔

اس کے علاوہ ہر جماعت میں قرآن و حدیث کے درس کا بھی انتظام ہو۔ اگر کسی جماعت میں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہ ہو۔ تو معمولی خواندہ آدمی قرآن و حدیث مترجم پڑھکر دوستوں کو سنا دیا کرے"

(بقیہ صفحہ ۱۲)

لجنہ اماء اللہ بنارس۔

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ بنارس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یقین دلاتی ہیں کہ ہم اللہ رکھا اور اسکے فتنہ پرداز ساتھیوں کے ان افعال پر انتہائی نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتی ہیں اور یہ عہد کرتی ہیں کہ دشمنان خلافت کے ہر فتنہ اور کوشش کو ناکام بنانے اور حضور کی خلافت حقہ کی حفاظت کی خاطر ہم اپنا سب کچھ ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ نیچے ممبرات لجنہ اماء اللہ بنارس کے دستخط ثبت ہیں۔

(امۃ السلام تبسم سیکرٹری لجنہ و مال بنارس)

(صبیحہ پاکیزہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ بنارس)

درخواست دعاء۔

مکرم مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ کا خط آیا ہے۔ کہ الفونج پٹنہ۔ مظفر پور اور دربھنگہ کے ڈاکٹروں سے جو معائنہ کروایا تھا وہ تسلی بخش تھا۔ مگر جب کلکتہ واپس پہنچ کر اپنے مستقل معالج سے ایکس رے کروایا۔ تو سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرماتے رہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)۔

او۔ ایم۔ پی چاولیہ گنج

بتاریخ ۷ راگست بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ او۔ ایم۔ پی۔ چاولیہ گنج کٹک ۳ کے ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار داد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ جماعت احمدیہ او۔ ایم۔ پی کٹک کا یہ ہنگامی اجلاس مسمی اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کی شرارت کو نہایت ہی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور ان سے اپنی بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ نیز جماعت ہذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو برحق خلیفہ یقین کرتے ہوئے حضور کے دامن سے وابستہ رہنے کے لئے ہمیشہ دعاگو ہے۔ نیز حضور اقدس کی ذات والا صفات سے اپنی عقیدت اور خلوصیت و وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے۔ کہ مولا کریم حضور کو لمبی عمر عطا فرماتے ہوئے ہمیں حضور کے عہد خلافت میں وہ وہ کامیابیاں دکھائے۔ جو حضور کی ذات والا صفات سے وابستہ ہیں۔ (خاکسار سید ابو صالح پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ او۔ ایم۔ پی۔ کٹک ۳ چاولیہ گنج۔ اڑیسہ)

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا خط۔

(بقیہ صفحہ ۲)

میں حضور کا اعلان پڑھا۔ اس کے پڑھنے پر یہ خاکسار گذارش کرتا ہے۔

"اندریں دیں آمدہ از مادریم۔ وا ندریں از دار دنیا بگذریم۔ انشاء اللہ باون سال ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک چہرہ پر نظر پڑنے کی خوش نصیبی کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم اور ذرہ نوازی سے یہ حقیقت ایک بچے کے دل میں راسخ کر دی کہ یہ چہرہ راستباز پہلوان کا چہرہ ہے۔ پھر جذبات کے ساتھ دلائل براہین بینات کا سلسلہ شامل ہو گیا اور جاری ہے۔ حضور کا وجود یوم پیدائش بلکہ اس سے بھی قبل سے اس سلسلہ کا ایک اہم جزو ہے۔ خاکسار کو یاد ہے کہ ۱۹۱۴ء میں لنڈن میں جس دن وہ ڈاک ملی جس میں اختلاف کے متعلق مواد آیا تھا تو وہی دن ڈاک کے واپس جانے کا تھا بس اتنا معلوم ہونے پر کہ اختلاف کیا ہے خاکسار نے بیعت کا خط لکھ کر ڈاک میں ڈال دیا۔ اور باقی حصہ ڈاک بعد میں پڑھا جاتا رہا۔ اس دن سے آج تک پھر محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ذرہ نوازی سے باوجود اپنی کوتاہیوں۔ کمزوریوں اور غفلتوں کے وہ عہد جو اس دن باندھا تھا۔ مضبوط سے مضبوط تر ہو گیا آیات اور بینات۔ انعامات اور نوازشات نے اس تعلق کو وہ رنگ دیدیا ہے۔ کہ خود دل جو اسکی لذت سے تو متواتر بہرہ ور ہوتا ہے۔ اسکی حقیقت کی تہ کو نہیں پہنچ پاتا۔ چہ جائیکہ قلم اسے احاطہ تحریر میں لا سکے۔ اب جو عہد حضور نے طلب فرمایا ہے۔ دل و جان اس کے مصدق ہیں۔ جو کچھ پہلے حوالہ کر چکے ہیں۔ وہ اب بھی حوالہ ہے۔ ظاہری فاصلہ ہونے کی وجہ سے خاکسار یہ التجا کرنے پر مجبور ہے۔ کہ ایسے اعلان کے ساتھ حضور یہ اعلان بھی فرما دیا کریں۔ کہ ہم اپنے فلاں دور افتادہ غلام کی طرف سے اس پر لبیک کا اعلان کرتے ہیں۔ تا یہ خاکسار کسی موقعہ پر ثواب میں پیچھے نہ رہ جائے۔ حضور کو اس درجہ حسن ظن رہے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی کمال ستاری اور ذرہ نوازی سے خاتمہ بالخیر کی ہوس کو جو ہر مومن کی آخری ہوس ہوتی ہے۔ پورا کرتے ہوئے فادخلی فی عبادی کی بشارت کے ساتھ اپنے ہاں طلب فرمائے گا۔ یا ابی انت و امی

طالب دعا خاکسار حضور کا غلام دستخط ظفر اللہ خاں۔

(الفضل ۲۹ جون)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل یادگیر نے لکھا ہے۔ کہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد آجکل سخت مالی مشکلات میں سے گذر رہے ہیں۔ گو خدا کے فضل سے وہ ہر مشکل کے وقت پہلے سے بھی زیادہ مطمئن اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتے ہیں۔ ان کی مالی حالت کی درستی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائی جائے۔ (۲) حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بھی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور روز بروز کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ (۳) مکرم سید بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کو بعض مشکلات درپیش ہیں۔ ان کے ازالہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

جماعتی بجٹ اور بقایا دار احباب

کے متعلق

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"بجٹ طاقت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ مگر کونسی طاقت۔ کیا آپ لوگ خدا تعالےٰ کو یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ چونکہ ہم میں سے پچاس فی صدی چندہ نہیں دیتے تھے۔ اس لئے ہم نے آمد و خرچ میں کمی کر دی۔ کیا کوئی جماعت ایسی ہے۔ جو یہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ لکھا ہے کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ اس کے مطابق اس نے چندہ نہ دینے والوں کا معاملہ پیش کیا ہے۔ باتیں کرنی آسان ہیں مگر کام کرنا مشکل ہے۔ آپ لوگوں نے طاقت استعمال نہیں کی۔

ایسے نا دہندگان جماعتوں میں موجود ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن تم لوگ ان کے ڈر کی وجہ سے اُن کے لحاظ کے باعث انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ چندہ وصول کرنے میں ہم نے پوری کوشش کرلی ہے۔ اس بارے میں تم غلطی پر ہو۔ اور یقیناً غلطی پر ہو۔ ان نادہندوں کے پاس جاؤ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے۔ اور انہیں بتلاؤ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حکم ہے۔ پھر بھی اگر وہ کہیں کہ نہیں دیتے تو ان کا معاملہ پیش کرو۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ جو کہ علام الغیوب ہے۔ اس کے سامنے تم جواب دے سکتے ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کر لی ہے۔

تم انسانوں کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ لیکن خدا تعالےٰ کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔"

حضور اقدس کا مندرجہ بالا ارشاد اس امر کا متقاضی ہے کہ جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے احباب اپنی غفلت کو ترک کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور ہر جماعت کا عہدہ دار اپنے آپ کو حضور کے ارشاد کا مخاطب سمجھتے ہوئے سو فی صدی بجٹ کو پورا کرنے کی فکر کرے۔ اور بقایا دار احباب کی جلد اصلاح کے لئے مؤثر کارروائی اور جد و جہد کرے۔ اگر احباب جماعت اپنی ذمہ داری کا پورا احساس کریں تو ہندوستان کے بجٹ اور بقا کی پوزیشن بہت بہتر ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ احباب جماعت کو اس کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔ فقط والسلام

ناظر بیت المال قادیان

امتحان کتاب منصب خلافت

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ وہ دلپذیر تقریر ہے۔ جو حضور نے ۱۲ر اپریل ۱۹۱۴ء کو جماعت احمدیہ کے نمائندگان کے مجمع میں فرمائی۔ اور جس میں منکرین خلافت کے اعتراضات کا رد کرتے ہوئے حضور نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت کو قرآن کریم کی آیات، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور تاریخ اسلام کی روشنی میں با دلائل ثابت کیا ہے۔ ۷۰ صفحات کا یہ مختصر رسالہ ہے جس کا ۱۱ر نومبر کو امتحان ہوگا۔ اس زمانہ میں جب منکرین خلافت نے پھر موعود خلافت کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کی ہیں اس رسالہ کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

سیکرٹریان تعلیم و تربیت اور مبلغین حضرات اپنی جماعت کے زیادہ سے زیادہ احباب کو اس امتحان میں شامل ہونے کی تحریک فرما دیں۔ اور ان کی فہرست جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ یہ رسالہ موازی ۲ر پیسے میں منیجر صاحب بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے طلب فرما دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

بقیہ صفحہ ۱۳ "جلسہ سیرت النبی صلعم بنگلور" :- بروز اتوار بصدارت پی ایم عبد الرحیم صاحب بمقام دار الفضل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کی عزیز داؤد احمد نے نظم پڑھی دو دوستوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔ محمد امام سکریٹری تعلیم و تربیت بنگلور

جن افراد کے نام

"دیوار بہشتی مقبرہ یا باغ میں تحریر ہونگے"

پیشتر ازیں ایک سے زائد بار یہ اطلاع بھجوائی جا چکی ہے کہ جو افراد تعمیر جدید دیوار بہشتی مقبرہ کی تحریک میں کم از کم مبلغ یکصد روپیہ یا اس سے زائد ادا کریں گے۔ اُن کے نام بطور یادگار و دعا لکھوانے کا انتظام کیا جائے گا۔ دفتر ہذا کے ریکارڈ کی رو سے جن افراد کی طرف سے اب تک اس تحریک میں یکصد روپیہ یا اس سے زائد رقوم موصول ہوئی ہیں۔ ان کے نام ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ جس نے سو روپیہ کی رقم ادا کی ہو لیکن اُس کا نام اس فہرست میں رہ گیا ہو۔ تو اُن کو چاہیئے کہ دفتر ہذا میں تاریخ و کوپن ادائیگی کا حوالہ دے کر تحریر کر دے تاکہ اُن کا نام شامل کیا جائے۔

نیز چونکہ ابھی باغ بہشتی مقبرہ کی شمالی دیوار کی تعمیر باقی ہے جس کے اخراجات کا اندازہ کم و بیش آٹھ ہزار روپیے ہے۔ اسی لئے جو احباب اس تحریک میں شامل ہو جائیں اُن کے لئے اب بھی موقع ہے کہ وہ بھی کم از کم یکصد روپیہ بھجوا کر شامل ہو جائیں اور اللہ تعالےٰ سے اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔

۱۔ خدا بخش صاحب درویش قادیان ۱۳۸۷/-
۲۔ سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ ۵۰۰/-
۳۔ اہلیہ صاحبہ محمد عمر صاحب سہگل کلکتہ ۲۵۰/-
۴۔ اہلیہ صاحبہ محمد بشیر صاحب سہگل کلکتہ ۲۵۰/-
۵۔ محمد ایوب صاحب ایڈیشنل کلکٹر ڈمکا ۱۰۰/-
۶۔ اہلیہ صاحبہ " " " ۱۰۰/-
۷۔ سید حسین صاحب مع خاندان کاچی گوڑہ ۱۰۰/-
۸۔ منجانب مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ ۱۰۰/-
۹۔ صدیق احمد صاحب مونگھیر ۱۰۰/-
۱۰۔ محمد احمد صاحب غوری حیدرآبادی ۱۰۰/-
۱۱۔ میرزا امیر بیگ صاحب کوٹہ ۱۰۰/-
۱۲۔ از طرف والدین مرحومین فضل الٰہی صاحب مبلغ ماریشس ۱۰۰/-

ناظر بیت المال قادیان

یوم تحریک جدید

۲۳ر ستمبر کو تمام جماعتیں اس کا اہتمام کریں

اس سے قبل یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ ہندوستان کی جماعتیں ۲۳ر ستمبر بروز اتوار یوم تحریک جدید منائیں۔ اخبار بدر مورخہ ۲۸ر اگست ۱۹۶۳ء میں شائع شدہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام بار بار جماعتوں میں پڑھ کر سنایا جائے۔ تا دوست کوشش کریں کہ وہ ۲۳ر ستمبر تک اپنے وعدے اور بقائے ادا کریں۔ ۳۰ر ستمبر تک سو فی صدی وعدہ ادا کرنے والوں کے نام حضرت اقدس کے حضور بغرض دعا پیش کئے جائیں گے اور اخبار بدر میں بھی شائع کئے جائیں گے۔

حضرت اقدس سستی کرنے والے احباب کے متعلق فرماتے ہیں

"مجھے افسوس ہے بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ چونکہ اب مقررہ وقت گذر گیا ہے اس لئے جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے لوگ وقت کے گذر جانے سے اور بھی سست ہو جاتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک اس سے زیادہ بدقسمتی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی کہ انسان پہلے تو کسی مجبوری کی وجہ سے نیکی سے محروم رہے اور بعد میں بے ایمانی کی وجہ سے نیک کام میں حصہ نہ لے سکے ...... چونکہ جو لوگ مجبوری کی وجہ سے کسی نیک کام میں شریک ہونے سے محروم رہتے ہیں۔ وہ بعد میں اپنی کوتاہی کا ازالہ کر دیں تو بہت کچھ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن کوتاہی کا ازالہ نہ کرنے والے اللہ تعالےٰ کی رحمت سے حصہ نہیں لے سکتے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے وہ اب جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں اول تو کوشش کریں اس مہینہ میں ان کا چندہ ادا ہو جائے اگر اس میں ادا نہ کر سکیں تو اگلے مہینہ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا وہ اللہ تعالےٰ کے حضور ان لوگوں میں شامل ہوں جو سباق کی روح اپنے اندر رکھتے ہیں اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں"۔ وکیل المال تحریک جدید قادیان

پریذیڈنٹ صاحبان توجہ کریں

قبل ازیں دفتر ہذا کی طرف سے مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخابات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریک کی گئی تھی کہ ہندوستان میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ میں خدام الاحمدیہ کے انتخاب کرا کر مقامی عہدیداران کی منظوری حاصل کرکے باقاعدگی سے مجالس کام کریں۔ اور اپنے کام کی رپورٹیں بھی بھجوایا کریں۔ مگر سوائے چند جماعتوں کے باقی جماعتوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور بعض جماعتیں جنہوں نے صرف انتخاب ہی بھجوانا کافی سمجھا ہے۔ اپنے کام اور ذمہ داری کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ جن جماعتوں میں ابھی خدام الاحمدیہ کے انتخاب نہیں ہوئے وہ جلد انتخاب کروا کر منظوری حاصل کریں اور پھر باقاعدگی سے کام کریں جس کی رپورٹ دفتر ہذا میں ارسال کیا کریں۔ تا ان کی کارگذاری کا علم ہوسکے۔

جن جماعتوں نے ابھی تک بجٹ خدام الاحمدیہ مکمل کرکے نہ بھجوایا ہو وہ بھی جلد بھجوا دیں۔ اگر فارم بجٹ نہ ہوں تو دفتر ہذا سے منگوا لیں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

خصوصیات قرآن (انگریزی)

نہایت مفید تبلیغی رسالہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیباچہ قرآن کریم (انگریزی) میں متعدد دیگر اہم مضامین کے علاوہ "خصوصیات قرآنی تعلیم" پر ایک عظیم الشان مضمون ارقام فرمایا ہے۔ جو انگریزی میں ایک دیدہ زیب رسالہ کی صورت میں نظارت ہذا نے شائع کیا ہے۔ اس میں قرآنی تعلیمات پر مختصر اور جامع رنگ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ غیر مسلم اور غیر احمدی احباب میں تبلیغ کے لئے بہت مفید کتابچہ ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک تصنیف کو منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔

تعداد صفحات ۴۸۔ قیمت فی نسخہ صرف چار (۴) آنہ ہے۔
غیر مسلم اور غیر احمدیوں کے لئے پتہ جات آنے پر

مفت

ارسال کیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ
ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

علاقہ بٹالہ اور حکومت پنجاب

گذشتہ دو تین سال سے تحصیل بٹالہ کی سطح آب خاص طور پر بلند ہوگئی ہے۔ اس کا ایک باعث سیلاب ہے اور دوسرا خاص باعث نہروں نالوں کا وجود ہے۔ جو قریب میں جاری کئے گئے ہیں سطح آب کی بلندی کا جو بدن بڑھ رہا ہے کسی سے مخفی نہیں بجلی کے کنوؤں والوں نے بجلی کی مشین رکھنے کی جگہیں (Foundations) چار چار دفعہ تبدیل کی ہیں۔ قادیان کے اردگرد کے دیہات میں متعدد مقامات پر بلکہ خود قادیان میں بہت سے کنویں پانی سے لبالب بھر گئے ہیں۔ موجودہ فصلیں مارے جانے کے علاوہ آئندہ فصل کے ہونے کا کوئی امکان نہیں رہا۔ اس علاقہ میں سیم پیدا ہوچکا ہے۔

سو ہم پنجاب سرکار کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ مہربانی کرکے اس صورت حالات کا فوری طور پر جائزہ لیا جائے اور اس علاقہ کو سیم وغیرہ بلا سے نجات دلانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔ ورنہ پبلک اور خصوصاً کاشتکار طبقہ ہمیشہ کے لئے تباہ ہوجائے گا۔ اور تقاویوں کی امداد کسی طرح سود مند ثابت نہ ہوگی۔

موضع رسول پور کے ایک طرف نہر اور دوسری طرف ریلوے لائن کی پٹڑی ہے۔ ان دونوں روکوں کی وجہ سے وہاں بارش کا پانی جمع ہو کر اس گاؤں کی غرقابی کا باعث بنتا ہے اور جب ریلوے لائن ٹوٹتی ہے تو یہ پانی جانب جنوب کے بعض کی دیہات کی تباہی کا بھی موجب بن جاتا ہے۔ اگر بارش کے پانی کا نکاس ساتھ ساتھ ہوتا جائے تو نہ تو رسول پور اور دیگر دیہات کو اور نہ ہی ریلوے لائن کو کبھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ہماری گذارش ہے کہ حکام متعلقہ توجہ فرمائے اور وہاں اس قسم کے بڑے پل بنادے کہ جن کے ذریعہ پانی کی جلد از جلد نکاسی ہو جایا کرے اور ہر سال ایسی تباہی کے نظارے ان دیہات کے باشندوں اور حکام کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنا کریں۔

خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے ناظر امور عامہ قادیان

مرزا برکت علی صاحب آف اباداں اور اُن کے خاندان کا اخراج از جماعت

مرزا برکت علی صاحب آف اباداں کا قادیان میں قیام چونکہ مفاد سلسلہ کو نقصان پہنچانے کا موجب تھا۔ اس لئے گذشتہ فروری میں ان کو قادیان سے چلا جانے کی ہدایت کی گئی تھی۔ چنانچہ وہ قادیان سے نکل گئے۔ لیکن اس کے باوجود ان کا خاندان اسی روش پر قدم زن ہے۔ اور باوجود بار بار توجہ دلانے اور موقعہ دیئے جانے کے رُوبہ اصلاح نہیں۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا اس خاندان سے اور اس خاندان کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ جماعت احمدیہ ان کے اعمال کی ذمہ دار نہیں۔ اور وہ جماعت احمدیہ سے خارج ہیں۔ احباب جماعت جماعتی لحاظ سے ان سے تعلقات منقطع کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان